Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

543

543

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम गुलशने फैज़

लेखक मौलवी मो० रफीक साहब

प्रकाशन वर्ष 1874

आगत संख्या 543

०९
९२

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

* ओ३म् *

भवानी भण्डार

पुस्तक संख्या 0:1/72

पंजिका संख्या 1362

पुस्तक पर सब प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

~~57~~
543

भोज प्रबन्धसार.

543;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

543

[illegible]

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक सं० 0:7/92
आगत सं० 9262
[illegible]
गुरुकुल कांगड़ी.

ترجمہ

مطبع منشی نولکشور [illegible] لکھنؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी
543
543:U

بعون صانع بیچون و بکمال فضل خلاق زمین و زمان

[illegible]

ترجمہ

[illegible]

مطبع نامی منشی نولکشور میں مطبوع ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا ثنائے تو گویم نخست | کہ بالاترا از ہر سخن حمد تست
زفیض تو شد ہر ورق نوریاب | بفضل تو مسطور شد ہر کتاب

ہندوستان رشک گلزار جنان مین سابقاً ہزارہا راجہ اولوالعزم
صاحب رزم ذی شان عالی خاندان فرمان روا ہوگئے اونمین سے
کسی نے فلاح انام ورفاہ عام و تعلیم نوشت خواند کی جانب جیسی
چاہیے توجہ نہین کی البتہ مہاراج بھوج رعایا کی پرورش مین ہمہ تن
مصروف رہے اور ترقی علم مین بھی از حد کوشش کی مگر اپنی تمام
قلمرو مین ترقی علم نکر سکے صرف اپنی دارالسلطنت شہر اوجین
کو دارالعلم بنا دیا تھا خاص شہر مین یہ حکم قطعی دیا تھا کہ عالمون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاعرون طالب علمون کے سوا کوئی جاہل و نادان یہان نرہنے پاوے
اور صدہا جاہلون اور نادانون کو اپنے شہر سے نکلوا دیا یہی امر عبرت
کا باعث ہوا اور ساکنان شہر اوجین کو تحصیل علم کی فکر ہوئی اور
زمانہ قلیل مین اون لوگون نے ہر طرح کی لیاقت پیدا کی رفتہ رفتہ
اوس شہر کے بڑہئی تنبولی وغیرہ شاعر پنڈت ہوگئے جو شاعر اور
پنڈت مہاراج بھوج کے پاس جا کے اپنی تصنیفات سے کچھہ سناتا تھا
مہاراج بھوج قدر دانی کی راہ سے اوسکی منزلت سے زیادہ تعظیم
وتکریم کر کے بہت تواضع سے پیش آتے تھے اور لاکھہ روپے دیکے
اوسے رخصت کرتے تھے اونکے زمانے کے شاعر کالی داس وبررُچ
پنڈتون کی تصنیفات ابتک مروج ہین باوجود جوہر شناسی و
سخن وری ایسا انتظام نہوسکا کہ شہر شہر گاون گاون مدرسے
جاری ہون جیسا کہ اس زمانہ مین بدولت سرکار انگلشیہ دیکھنے مین
آیا کہ علوم سے عالم کو معمور کیا ہندوستان کو تو دار العلوم بنا دیا
جا بجا مدرسے پاٹھشالے جاری فرمائے مولویون پادریون پنڈتون
نے مناصب جلیل پائے بلا تعصب مذہبی وجانب داری انگریزی
کی طرح عربی فارسی سنسکرت اردو بھاشا کی ہر شہر مین ترقی ہے
طالب علمون کی بن پڑی ہے علم کے ساتھہ روزینے پاتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چندے مین لیاقت حاصل کرکے انعام واکرام کی صورت بڑی بڑے
عہدی ہاتھ آتے ہین مین وجود فائز الجود سے اہل عالم بہرہ ور
ہین فیضان تعلیم عام سے ابلہان وغبی صاحب علم وہنر ہین فائدہ
خاص وعام کے لیے سال مین کروڑون روپے صرف ہوجاتی
ہین سرکار کی بدولت ادنی اعلی نظر آتے ہین سرکار انگریز بہادر کا
یہ منشا ہے کہ ہماری قلمرو مین جملہ خرد وکلان وضیع وشریف
اپنی اپنی کارروائی کے موافق علم وہنر حاصل کرین اس سبب سے
اردو زبان کو زیادہ ترقی دی ہے اور ہر علم کی کتابین اسی
زبان فصاحت عنوان مین جاری کی ہین حقیقت مین کوئی زبان
ایسی مقبول ومطبوع نہین ہے اور سب زبانون سے اسکی فصاحت
بڑہی ہوئی ہے اسواسطے کہ ہر زبان کی فصاحت اوسی کی مقدار
کے موافق ہے اور اس زبان مین کئی زبانون کے الفاظ فصیح
وبلیغ جمع کیے گئے ہین اس سبب سے اسکی فصاحت اور زبانون
سے بڑہ گئی ہے اور جامع یہی زبان ہے یہی سبب ہے کہ سرکار
ابد قرار نے دفتر بھی اسی زبان مین قرار دیا موافق قاعدہ
دفتر شاہی پادشاہ کی زبان مین ہونا چاہیے یا رعایا کی زبان مین
اگر شاہ کی زبان مین دفتر ہوتا بہت دقت ہوتی کہ اوس زبان سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اہل ہند کم آگاہ تھے اسی خیال سے دفتر بھی اردو زبان مین جاری
کیا اسکے سوا صدہا کتابون پوتھیون کا اردو زبان مین ترجمہ ہوگیا
اور ہوتا جاتا ہے خصوصاً جو کتب عبارت عام فہم مین ہون وہ پسند
خلائق ہوتی ہین اور اکثر ایسی کتابین جناب فیض مآب عالی دودمان
والاخاندان شہریار کشور فضیلت فرمان روا ے اقلیم علمیت بلبل
بوستان فضل وکمال عندلیب چمن ابہت واجلال نیر آسمان
سخنوری گوہر آبدار دریاے نہر پروری شمع شبستان خردمندی
ودانائی چراغ محفل دوربینی وبینائی شیرازہ بند مجموعہ کمالات
صوری کشاف رموز مشکلات معنوی صدر نشین چار بالش سخن دانی
مسند آرای ایوان نکتہ رانی مصدر مکارم اخلاق سرآمد خردمندان
آفاق رہنماے گم گشتگان وادی بلاغت ہادی رہروان بیدای فصاحت
غواص بحر فطانت وذکا آشنای دریای متانت وسخا ضیغم نیستان
مردانگی نہنگ بحر فرزانگی حاجت رواے غریبان شکستہ بال دستگیر
درماندگان نیک مآل جوہر شناس سخن وران قدردان بنی نوع
انسان محسود محققین ایران وتوران رشک افزاے دانایان
فرنگ وہندوستان سخن سنج وخرد ور جناب ڈائرکٹر کالن برننگ
صاحب بہادر ایم اے مالک مدارس صوبہ اودھ دام اقبالہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واجلالہ نے اسکو یون مین جاری فرمائی ہین بھوج پربندہ سار پوتھی
کہ پہلے سنسکرت مین تھی اور پنڈت تلسی دہر نے بھاشا مین کی
اوسکا ترجمہ انبتک اردو مین کسی نے نہین کیا اس وجہ سے جناب
فیض مآب برگزیدۂ دانایان زمان سرآمد خردمندان جہان مصدر
تفضلات صوری عقدہ کشائے مشکلات معنوی جناب ہیڈ ماسٹر
بابو بشن ناتھہ صاحب نے اس خاکسار ذرّہ بیمقدار شکستہ بال
نند کشور لال کایستھہ سری باستب تخلص فروغ ساکن قدیم
بلرام پور خاص مدرّس انگریزی و اردو مدرسۂ بلرام پور خاص
سے کہ ملازم سرکار ابد پایدار جناب مستطاب معلی القاب رونق بخش
مسند ریاست زینت افزائے اورنگ عدالت فرمان روائے اقلیم
معدلت حاکم ملک سخاوت نخلبند بوستان عدل و داد دافع بنیاد
شرّ و فساد منبع ابہتّ و اجلال معدن عظمت و اقبال مہر سپہر دانائی
خورشید فلک بینائی ہزبر بیشۂ شجاعت نہنگ بحر مروت مخزن
فطانت و ذکا مصدر ترحم و عطا جوہر شناس و سخن ور قدردان
ہنرپرور ہز ہائی نس دی آنریبل سر مہاراجہ دگبجی سنگھہ صاحب
بہادر کے سی ایس آئی تخلص راجہ والی ریاست بلرام پور
١٠ وتلسی پور وغیرہ دام اقبالہ ونوالہ ہے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر تو اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پوتھی کا اردو زبان مین صاف صاف ترجمہ کر تو یقین ہے کہ
حسب منشاے سرکار برآمد کار کا سبب ہوا اور جملہ خاص و عام پسند
کرین بندہ نے عرض کی کہ یہ کوچہ بہت مشکل ہے اور احقر اس
راہ سے محض نابلد ہے اس خدمت سے معذور فرمائیے مگر جناب
ممدوح نے ایک عذر نہ سُنا زیادہ انکار خلاف ادب تھا اعلیٰ
کہ چندے اونکی صحبت کیمیا خاصیّت مین تعلیم علم انگریزی سے
فیض یاب ہوا اور اب اونکے ماتحت کام کرتا ہے ناچار بجا آوری
حکم پر کمر باندھی اور بفیض تربیت و شاگردی مخزن علم و فصاحت
معدن الطاف و بلاغت ایجاد فرماے مضامین جدید بانی مطالب
مفید نثر نویسی مین طاق شاعری و تاریخ گوئی مین شہرۂ آفاق
ابلغ البلغا افصح الفصحا محسود خوش نویسان نو و کہن جناب
سید آقا حسن عرف میرن صاحب متخلص نامی مصاحب خاص
تمغایافتہ مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح کہ اونکی صحبت و خدمت
فیض موہبت مین یہ ہیچدان ابجد خوان مدت سے فن شاعری
و نثاری و خوش نویسی حاصل کرتا ہے نثر کا ترجمہ نثر مین نظم کا
نظم مین بتصرف شایستہ لکھنا شروع کیا شکر خدا کہ افتان و
خیزان منزل مقصود پر پہونچا اور اسکے چار نام تاریخی کہ من اللہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ھاتھہ آئے ذیل مین لکھدیے ناظرین ذی ہوش وسامعین سراپا
گوش سے یہ التجا ہے کہ اگر کہین خلاف اصل یا سہو وخطا
پائین پردۂ عفو مین چھپائین ع بر کریمان کارہا دشوار نیست

اسمای تاریخی کتاب ہذا

امجد التواریخ	تاریخ عہد	بخشش جمیلہ	گلشن فیض
فصلی ۱۲۹۰ھ	سنہ ۱۲۹۰ھ	فصلی ۱۲۹۰ھ	سنہ ۱۲۹۰ھ

شیوجی سہاے

آغاز داستان +

مہاراجہ بکرماجیت فرمانروائے دار السّلطنت اوجین کی نسل
مین جب مہاراجہ سندہل نے حکومت پائی اپنے زور شمشیر
سے بہت ملک فتح کیے عدل وانصاف ورحم وکرم مین شہرۂ آفاق
بہادری وفنّ سپہ گری مین طاق ہوئے اونکی رعایا امن و
آسایش وفراغت وراحت مین بسر کرتی تھی اور رعب حکومت
وسیاست سے شیر وبز ایک گھاٹ پانی پیتے تھے بھیڑی بکریون
اور چوپایون کی پاسبانی کرتے تھے باوجود اقبال روزافزون
وسامان خداداد نہال حکومت بے بار تھا کاشانۂ سلطنت بی
چراغ تھا بعد مدت مدید اثر مناجات نیم شبی ودعاے سحری سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیجر منا نے مہاراجہ سندہل بار آور ہوا یعنی عالم ضعیفی مین
ایک لڑکا تولد ہوا مہاراجہ صاحب خوشی سے پہولون نہ سمائی
محتاجون غریبون کو انعام واکرام سے مالا مال کر دیا ارکین
سلطنت کو خلعت فاخرہ واسپ و فیل و جواہر بے بہا سے ممتاز
فرمایا نجومیون پنڈتون کو بلا کے زایچہ بنانے کا حکم دیا پنڈتون نے
بہت سوچ بچار کے عرض کی کہ ہم نے اپنی بدیا کے بل سے
جو کچھ بچارا ہے آپ متوجہ ہو کے کنڈلی کا پھل سنیئے کہ ہماری
پوتھی سدہانت سے یہ پھل پرکش ہوتا ہے کہ اس بالک نے
شنکہ لگن مین جنم لیا ہے اس نچھتر کا یہ پھل ہے کہ اسکا کوئی بیری
نرہے بڑا بھاگ مان دہرماتمان بدیامان ہوگا راج کاج سمبھاریگا
پرجا کی پالن مین تت پر رہے گا شترون کو مار نکارے گا بدیا کی
بڑی چاہ کرے گا اسکے راج مین کوئی مورکھ نرہے گا سب گرہ
بلی ہین مدہ اور انت اوستھا مین اسکو بڑا سکھ پراپت ہوگا اسکی
راس کا نام بھوج نکستا ہے پرنتو پانچوین برس کیت اور سنیچر
اور منگل یہ پاپ گرہ ایک استھان ہونگے اور دکھ دین گے بڑا اوپادہ
مچادین گے آشچرج نہین کہ پتا کو مٹا دین ان چارون گرہونکی
کچھ کال اک استھان رہنے سے اوشٹ پتا کا نان ہوتا ہے اوسکی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتر پھر اچھے دن آئینگے راج ملیگا سب کشٹ مٹیگا یہ سنکر
مہاراجہ اوسی خوشی مین گو نہ ملول بھی ہوے مگر خدا پر توکّل
کرکے راضی بقضا ہوا عیش و عشرت سے دن کاٹنے لگا شب و روز
بجز داد و دہش کوئی کام تھا چند روز اسی طرح گذرے جب وہ
نوگل نہال امید بعد ایام شیر خواری چلنے پھرنے لگا ہر صغیر و کبیر
کا دل اوسکے رفتار پر شیدا ہوا جب پانچوان برس آغاز ہوا
پنڈتون نے جو بتایا تھا اوسکا اثر ظاہر ہوا یعنے مہاراجہ سندہل
بیمار ہوئے حکیمان حاذق و نبض شناسان کامل کو بلا کے معالجہ
شروع کیا کچھ فائدہ نہوا مرض ہر روز بڑھتا گیا مرض الموت کی
دوا کہان ملتی ہے تقدیر سے انسان مجبور ہے رفتہ رفتہ نزع کی
نوبت پہونچی اوسوقت اپنے کارپرداز ریاست بُدہ ساگر کو پاس
بلا کے یہ ارشاد کیا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون چند باتین بطور
وصیت تجھسے کہتا ہون وہ یہ ہین کہ بھوج ابھی نابالغ ہی کار سلطنت
کے قابل نہین اگر اسوقت مین اسے تخت نشین کرون میرے بعد
میرا بھائی منج کہ اس سے زبردست و توانا ہے اسکے صغر سن پر ہرگز
رحم نہ کھا کے بطمع سلطنت اسے ناحق مار ڈالے گا اور خود حاکم
بن کے راج کرے گا بموجب قول سعدی شیرازی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند — در آرد طمع مرغ و ماہی ببند

مؤلف

ہے طمع موجب ہزار فساد
جسکو لالچ بہت ستاتا ہے
بس یہی باعثِ عداوت ہی
یہی بغض وحسد کی بانی ہے

اس سے رہتے ہیں دور نیاں نہاں
سیکڑوں آفتیں اوٹھاتا ہے
اور یہی موجبِ شقاوت ہی
سببِ مرگ ناگہانی ہے

طامع اور حریص کی جسقدر دولت بڑہتی جاتی ہے اوسکی خواہش روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے مؤلف

واقعی جبتک ہی اوسکی دم میں دم
سیکڑوں نہریں سمندرمیں ملیں

حرص طامع کی نہیں ہوتی ہی کم
وہ کبھی آسودہ ہوتا ہی نہیں

مبتلاے طمع وحرص ہوکے ذیعلم وخردمند بھی نادانوں جاہلوں کاکام کربیٹھتے ہیں ÷ ÷ مؤلف

کوئی ہو لاکھ دانشمند و دانا
سدا ہاری عقل بس جاتی رہی ہوشیر
کیا وہ کام بد تھا جسکا انجام
ہوا جو صرف خواہاں مال وزر کا

ہوئی جب طمع زرکی اوسکو پیدا
کیا سب علم وحکمت کو فراموش
گئی حرمت ہوا دنیا میں بدنام
نہو گی اوسکو کچھ عزت کی پروا

لالچ میں آکے انسان ماں باپ دوست اوستاد مالک کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مار ڈالتا ہے اگر اس پر مال ہاتھ آیا تو دنیا بلعن وطعن
ملی ورنہ دیدہ و دانستہ دونوں کو کھویا + مؤلف

ہوئی جس آدمی پر حرص غالب ۔ نہوگا رستگاری کا وہ طالب
خدا سمجھے گا اپنا سیم و زر کو ۔ کرے گا قتل وہ مادر پدر کو
سوا زر کے نہیں بھاتی کوئی بات ۔ اوسکی فکر میں رہتا ہے دن رات
تشفیق و محسن و آقا کو اکثر ۔ کیا ہے قتل لالچ ہی میں اکثر

یہ چند کلمے مشعر پند و نصائح اپنے وزیر دانا دل روشن ضمیر بدھ ساگر سے مہاراجہ نے بیان کیئے اوسکے بعد اپنے برادر صغیر راجہ منج کو کہ کار و بار ریاست سے آگاہ تھا بلا کے چند نصیحتیں کیں اور تاج سلطنت اوسکے سر پر رکھا اور بھوج اپنے لڑکے کو اوسکے سپرد کرکے ولی عہد کرنیکی تاکید کی اور تھوڑی دیر بعد مہاراجہ سندہل راہی ملک آخرت ہوئے بس محل سرا میں قیامت برپا ہوئی ہر طرف کہرام مچ گیا اور یہی ساماں ہونے لگا راجہ منج غم برادر میں آنسوؤں سے منہہ دھونے لگا اہل کاروں نے ہر طرح سے سمجھا کے سلطنت کی خوشخبری سنائی از انجا آخر راجہ منج مہاراجہ سندہل کی کریا کرم سے فارغ ہو کے تخت نشین ہوا نوبت شادی بجنے لگی سلامی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی تو بین فیر ہو بین اہل کارون نے نذرین گذرانین راجہ نے سب کو
خلعت و انعام و اکرام سے سرفراز کیا جب ایسی سلطنت بمحنت و مشقت
ہاتھ آئی دل مین یہ سمائی کہ پرانے کارندے بدل لینا واجب ہے نئے ملازم
رکھنا مناسب ہے اس خیال سے چند روز بعد نائب سابق بادہ ساگر
کو عہدہ نیابت سے معزول کرکے اپنی تجویز سے دوسرا نائب
مقرر فرمایا اور اپنے بھتیجے بھوج کے لیے ایک مدرسہ بنوا کے
ایک پنڈت ہمہ دان یکتائے زمان کو اوسکی تعلیم کے واسطے معین
کیا وہ خردسالی مین بھی بشوق دلی اوستاد کی خدمت مین حاضر
رہتا تھا اور انواع اطاعت سے اوستاد کو راضی رکھتا تھا
تھوڑی مدت مین بھوج علم صرف و نحو منطق حکمت وغیرہ مین
طاق خاص شاعری مین انتخاب روزگار ہوا اتفاقاً اوسکا چچا
کہ صاحب تخت و تاج تھا مدرسے مین جہان بھوج تعلیم پاتا تھا ایکدن
رونق افروز ہوکے بھوج کا امتحان کیا جب اوسکو انواع استعداد
سے بہرہ مند و عقلمند و توانا پایا سوچا کہ یہ لڑکا تو بظاہر اپنے باپ سے
بھی زیادہ صاحب اقبال نظر آتا ہے جب یہ سن بلوغ کو پہونچے گا
سلطنت مجھسے ضرور چھین لے گا کسی حیلہ سے اسکا مار ہی ڈالنا
بہتر ہے اپنے اعتقاد مین راجہ و بادشاہ کو لازم ہے کہ رسوائی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیال نکرین جسطرح ہوسکے اپنا کام نکالین ٭ مولف

خوف رسوائی کا ہے بد انجام	جس طرح ہو نکالے اپنا کام
جانتا ہے وہ جملہ علم تمام	ہے خردمند بس اوسی کا نام

اور جو شخص اس قول پر عمل نہین کرتا اور اس راہ مین قدم نہین دھرتا وہ پیچھے پچھتاتا ہے آخرکار بجز افسوس کچھ ہاتھ نہین آتا مولف

جسکو لاحق ہو کوئی بیماری	کرے اوسکی دوا تہ اختیاری
زہر غفلت ہے اپنے دشمن ہی	اسکو دم لینے کی نہ مہلت دے
ہے برابر عدو و بیماری	انسے غفلت ہے باعث خواری
اپنا قابو اگر یہ پائین گے	سیر ملک عدم دکھائین گے

بھوج کو کہ ابھی کم سن ہے اور میرے اختیار مین ہے مارڈالنا سہل ہے جب یہ جوان ہوگا نشیب و فراز کو جانیگا دوست و دشمن پہچانیگا پھر اسکا مارنا دشوار ہوگا بلکہ یہ خود میرے درپے آزار ہوگا اس نظر سے اپنے ایک مصاحب ہنسراج نام کو کہ نہایت خیرخواہ تھا تخلیے مین بلاکے اس راز سے آگاہ کیا اور کہا کہ تو میرا رفیق و محب غمگسار ہے رنج و راحت کا شریک و رازدار ہے جو کام تجھسے بن پڑے گا وہ کسی اور سے ممکن نہین ہے لمولفہ

طرفہ تر فلک نے ستایا ہے	عجب اندیشہ پیش آیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسواسطے تجکو بلایا ہے اگر وہ کام تجھسے بن آئے حق دوستی
ادا ہوجاے بقول سعدی شیرازی ؂

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست		در پریشان حالی و درماندگی

اوس کام کے صلے مین تجکو خلعت و زر و جواہر بے بہا سے بی نیاز
کردونگا اور تمام عمر ممنون رہونگا اے مونس و رفیق غمگسار
وہ کام یہ ہے کہ آج وقت شب بھوج کو جنگل مین لیجاکے قتل کر
اور اوسکا سر میرے پاس لا آخر سراج یہ سخن سنتے ہی کمال پریشان
وافسردہ خاطر ہوا اور خوف زدہ ہوکے عرض کی کہ اے خداوندنعمت
بھوج ابھی نابالغ و بے دست و پا ہے اوسکے پاس نکچھ فوج
ہے نہ کسی طرح کا اختیار رکھتا ہے کہ حضور سے ہم پنچہ ہوسکے
آپ کو بجاے والد جانتا ہے بہرحال مطیع ہے اور بجا آوری حکم
مین حاضر رہتا ہے اوسکی طرف سے کون سا اندیشہ پیدا ہوا اور
اوسکے قتل سے حضور کو کیا نفع و سود ہوگا ہر کام کے آغاز مین
انجام پر نظر کرنا بہتر ہے ؂ بموجب قول اوستاد

عبث رہتا ہے نامی مبتلاے حرص نفسانی
نہین کچھہ اس سے حاصل جز غم و رنج و پریشانی
مگر تو نے نہین شاید سنا یہ قول لاثانی ؂

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کند اندیشہ از اول گذارد کار نادانی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

جو شخص بے سمجھے کام کرتا ہے انجام کو پچھتاتا ہے خون جگر کھاتا ہے بجز حسرت و تاسف کچھ نہین ہاتھہ آتا ایک نہ ایک فساد برپا ہوجاتا ہے ۔ مولف

جو کریگا بغیر سوچے کام +		ہوگا انجام مین بہت بدنام
جسکو انجام کا نہین ہے خیال		اوسکو رہتا ہے ساری عمر ملال
بجز افسوس کچھہ نہین پاتا		رنج دل سے کبھی نہین جاتا

انسان بھونرے کی مانند طامع ہے جس طرح بھونرے کو پھول کی بو سے غرض ہے کچھہ اوسکے فائدہ و مضرت پر نظر نہین کرتا اسیطرح طامع آدمی خواہش نفس سے اپنے نفع و نقصان پر خیال نہین کرتا اے مہاراج بھوج کے قتل کرنے سے بڑا فساد برپا ہوگا اوسکو تمام رعایا چاہتی ہے سب خاص و عام حضور سے پھر جائینگے آپ کے دشمن عجب آفتون مین گھر جائینگے ہنگامۂ حشر نمودار ہوگا اوس بلا سے بچنا دشوار ہوگا اس جواب صاف سے راجہ ازحد غضبناک ہوا تیور بدل کے باواز سخت و کرخت فرمایا کہ تو نوکرون کی طرح کیون نہین کلام کرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میرا ناصح بناہے مجھے نصیحت کرتا ہے خیر کیا مضائقہ تیرے مافی الضمیر سے مین آگاہ ہو گیا مجھے یقین کامل ہوا کہ تو بھوج سے درپردہ محبت رکھتا ہے مجھسے بظاہر ملا ہوا ہے خیر اوسکے ساتھ تجھے بھی مارونگا جو بانی شر ہین اونہین سے کسی کو زندہ نہ رہنے دونگا ہنسراج راجہ کی اس تقریر سے کمال خائف و ترسان ہوا چہرہ کا رنگ اوڑ گیا دلمین کہنے لگا کہ اس کوتہ اندیش پست ہمت سے جو کچھ نہو جاے تھوڑا ہے + **مؤلف**

نہین نادان کو ہوتا کچھ پس و پیش — کہ اوسکی ذات ہی کوتاہ اندیش
جو کوئی نفس پر اپنے ہے غالب — سدا ہے خیر و خوبی کا وہ طالب
مناسب ہی کرے انسان وہ کام — ہو جس سے سرخ رو و نیک انجام

جاہل کو نصیحت خوش نہین آتی اپنی طبیعت کے خلاف دیکھکے اوسکے خلاف کرتا ہے بدنفس کو کلمہ مفید فائدہ نہین پہنچاتا بلکہ اوسکا نتیجہ برعکس ظاہر ہوتا ہے + **مؤلف**

پلائی شیر گر افعی کو کوئی — نہ رکھے اوس سے وہ چشم نکوئی
نصیحت نیک بد کے حق مین ہی زہر — سمجھتا ہی سدا وہ لطف کو قہر
جو کوئی پند جاہل کو سنایا — تو گویا شیر افعی کو پلایا

ہنسراج نے یہ سوچ کے دست بستہ عرض کی کہ بندہ پرور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاکسار نے یہ کلمہ بے سمجھے کہا تھا اس خطا کو حضور معاف
فرمائین جو حکم ہو فرمان بردار بدل و جان بجالائے راجہ نے
یہ سنکے یہ تبسم کہا کہ تیرا یہ قصور معاف کیا تیری جانب سے اب میرا
دل صاف ہوا مین نے جو تجھے حکم دیا ہے کہ بھوج کا سرتن سے
جدا کرکے میرے پاس لا اوسکی تعمیل مین اب دیر کرنا تیرے
حق مین باعث خرابی ہے جلد جاکے آج ہی اوسکا کام تمام کر
خردمندون کا قول ہے کہ کار امروز را بفردا مگذار ہنسراج
نے وقت شام بھوج کے اوستاد پاس جاکے کہا کہ جلد بھوج
کو مکتب سے باہر لا یہ سنکے اوسکا اوستاد حیران ہوا بھوج نے
جو ہنسراج کا اس بیہودگی کے ساتھ بلانا سنا فوراً غضبناک
آنکھین سرخ تیور بدلے خود ہنسراج کے سامنے آکے کہا کہ اے
مردود تو میرا نوکر ہوکر ایسی گستاخی سے بلاتا ہے یہ کہکے اوسکے
سر پر ایک نعلین چوبی ماری ہنسراج نے کہا کہ نمک خوار محض
بے قصور ہے راجہ کے حکم سے مجبور ہے یہ کہکے بھوج کو زبردستی
اپنی رتھ پر بٹھالیا اور اپنے ہمراہیون سمیت شمشیر برہنہ کرکے
لے چلا تمام رعایا نے دیکھا کہ ہنسراج بھوج کو اسطرح لیے جاتا ہے
سبکو صدمہ جانکاہ ہوا نہایت مغموم و افسردہ ہوکے سب ہاتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملنے لگے مگر کسی کا یہ حوصلہ نہوا کہ اوس موذی کے چنگل سے اوس بیچارے کو چھڑاتا آخر بھوج کو منسراج اوسی طرح ایک جنگل خارستان درندون کے مسکن مین لے گیا اور اوس سے کہا کہ تمہارے چچا نے بطمع سلطنت تمہارے قتل کا مجھے حکم دیا ہے مین اب تمکو قتل کرتا ہون یہ کہکے آمادہ قتل ہوا اوسوقت بھوج نے ذات باری پر تکیہ کرکے کہا ؎

مولف

جس نے دنیا مین مجھے پیدا کیا ۔ قبل پیدائش غذا بھی کی عطا
نو مہینے پیٹ مین حافظ رہا ۔ اوسنے بخشا زور و زر ذہن و ذکا
جو رہا اوس حال مین یار و نصیر ۔ اب نہوگا کیا میرا وہ دستگیر

اے منسراج جس امر کو ہم شدنی سمجھتے ہین خلاق عالم ایسا قادر ہے کہ اوسی کو ناشدنی کر دیتا ہے اور جس بات کو ہم ناشدنی سمجھتے ہین وہی شدنی ہوجاتی ہے ✣ **مولف**

یہ ہے طاقت خداوند جہان کو ۔ عیان کردی گھڑی بھر مین نہانکو
جو ناممکن ہو وہ کردے نمودار ۔ جو ہو ہا کار کردے اوسکو بیکار
نہین ہرگز کسی مین اتنی طاقت ۔ بیان سے ہے زیادہ اوسکی قدرت

رزاق جہان نے پانچ چیزین سب کے واسطے روز ازل سے مقرر کی ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	مولف	
حق نے سن روز ازل اے بی ریا		ہر بشر کو پانچ چیزین کین عطا
اولادی زندگانی بے طلب		دوسرے تقدیر کے قائل ہین سب
تیسرے شاہی ہے باعیش وغنا		اور چہارم علم ہے پنجم فنا

روز ازل منشی قضا وقدر نے قلم قدرت سے جسکے صفحہ پیشانی
مین جیسا ثبت کیا ہے وہ ضرور ظہور مین آتا ہے تقدیر کے آگے
کوئی تدبیر مفید وکارگر نہین یہ امر میری تقدیر ہی مین لکھا تھا
اسمین کچھہ تمھارا قصور نہین تم ایک حاکم کے ماتحت و فرمان بردار
ہوا ور ملازمون کو یہی مناسب ہے کہ اپنے آقا کی تعمیل حکم مین
مستعد رہین اوسکی بجا آوری حکم مین سرمو فرق نکرین تمنے کتب
تواریخ مین دیکھا یا سنا ہوگا کہ پرسرام جی نے اپنے والد کے
حکم سے اپنی والدہ کا سر تن سے جدا کیا اور لچھمن جی نے اپنے
برادر کلان رامچندر جی کے حکم سے سیتا جی کو جنگل وخارستان
مین چھوڑ دیا میرے چچا صاحب نے جو تمھین حکم دیا ہے
شوق سے بجا لاؤ مگر اتنا میرا بھی کھنا ضرور کرنا ایک پرچہ
بطور نامہ جو مین تمھین لکھدون اوسے چچا صاحب کی خدمتمین
پیش کردینا ہنسراج نے جواب دیا کہ بہت بہتر آپ خط لکھدیجیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पुस्तकालय गुरुकुल कांगड़ी
१२६४
0.9
92
643

ہین اونکو ضرور دیدون گا اور جو زبانی فرماتے وہ بھی لکھدون
بھوج نے فوراً چند سطرین سنسکرت مین لکھدین اور کہا کہ بس
اب دیر نکر جلد میرا کام تمام کر کہ تو ناکام نہو بھوج کی اس دلیری
وتحمل کو دیکھکے ہنسراج نے بتعجب کہا ÷ مؤلف

یہ چھہ چیزین جسمین ہوتی ہین عیان ہمت وصبر و دلیری زور و عقل	اوس سے خوش رہتاہی خلاق جہان ہے چھٹھی تدبیر نیک از روی نقل

اے مہاراج آپ کی یہ جرأت دیکھکے میرا ہاتھہ آپ کے قتل کو
نہین اٹھتا یہ کہکے زار زار رونے لگا اوس بیقراری مین
تلوار ہاتھہ سے گر پڑی اوسوقت یہ خیال مین آیا + لمؤلفہ

ساتھہ ایمان جائیگا معلوم ہے	جسم کے ہمراہ سب معدوم ہی

پھر کیون مین چند روزہ حیات کے واسطے یہ عذاب سخت اپنے
ذمہ لون بیگناہ کے خون سے ہاتھہ بھرون + مؤلف

کب ہی مال وزندگانی کو بقا ہے قضا موجود سب کی واسطے ہے مناسب اس سے ہر انسان کو	سب فنا ہے سب فنا ہی سب فنا ہے بقا ایک ذات رب کیواسطے جان دیدے پر نہ دے ایمان کو

ہنسراج اس خیال سے ہاتھہ باندہ کے بھوج کے قدمون پر گر پڑا
اور گریہ وزاری کہنے لگا کہ مین اپنے اوپر لعنت کرتا ہون کہ آپکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چچا کے کہنے سے یہان آکے اس امر ناصواب پر آمادہ ہوا
بھوج اس رحم ولطف کو دیکھکے اوسکے گلے لپٹ گیا اور کہا
کہ تم اسکا کچھہ اندیشہ نکرو کاتب قضانے روز ازل میرے
صفحہ جبین پر یہی لکھدیا تھا اسمین کچھہ تمھارا قصور نہین ہی ہنسراج
نے اسکا کچھہ جواب ندیا بکمال انفعال بھوج کو اپنی رتھہ پر سوار
کرکے اپنے مکان پر لے آیا اور سب سے پوشیدہ رکھا حافظ حقیقی
جسکی حفاظت کرتا ہے وہ جنگل مین وہان شیر سے بچ جاتا ہے
آگ مین بھی ڈالو وہ تو صحیح وسالم نکل آتا ہے بموجب قول

سعدی شیرازی

وررود در دہان شیر و پلنگ	نخورند تا مگر بروز اجل

مؤلف

جسکی فرماے حق نگہبانی	کیاکرے اوسکا دشمن جانی
شیر کے منہ مین بھی جو آجاوے	نہین طاقت کہ اسکو کھاجاوے
آپ ہوتا ہے جسکا دشمن جان	اوسکو ملتی نہین جہان مین امان
ہفت اقلیم مین کہین جاوے	نہین ممکن کہ وہ امان پاوے

غرض کہ ہنسراج نے بھوج کی پوشیدگی مین نہایت اہتمام
کیا کہ یہ راز مخفی طشت از بام نہو جاوے جو میرے سر پر آفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آئے اوسکے بعد کسی کاریگر سے آدمی کا سر مصنوعی بھوج کے سر سے مشابہ بنوایا اور ایک طشت مین رکھکے خون ٹپکتا ہوا سر مخمل راجہ کے پاس لایا اور نہایت مستعدی سے عرض کی کہ خداوند نعمت باقبال حضور سر عدوے دولت تن سے جدا کر لایا ہون یہ کہکے وہ طشت جسمین سر تھا سامنے رکھدیا راجہ پہلے نہایت محظوظ ہوا اور ہنسراج کو اپنی مسند کے قریب بلا کے بٹھایا اور اہلکارون کے سامنے بظاہر از حد مغموم ہو کی زار زار رونے لگا اور ہنسراج سے پوچھا کہ بھوج نے وقت قتل میرا بھی کچھ ذکر کیا تھا اوسنے بھوج کا نوشتہ کہ اوسنے لکھدیا تھا پیش کیا راجہ نے اہلکارون کو حکم دیا کہ اس سر کو کہین پاک جگہہ دفن کردو اور کچہری برخاست کر کے بھوج کی تحریر لیے ہوئے محل خاص مین چلا گیا وہان اوس نامہ پیچیدہ کو وا کیا اوسمین دو اشلوک لکھے تھے پہلے اشلوک کا ترجمہ یہ ہے

	مولف	
عیان ہندی کتابون سے ہے یہ بات		ہوی راجہ بہت ذیشان و خوش ذات
الوالعزم اونہین تھا اک مان دہاتا		ہوا عدل و سخاوت مین وہ یکتا
تیرتیا مین ہوے رام آشکارا		ہے رامائن مین اونکا حال سارا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمندر مین عجب اک پل بنا کے	گئے لنکا نہایت غرو شان سے
بڑی تدبیر سے راون کو مارا	جہان مین ہے وہ قصہ آشکارا
دواپر مین ہوا نامی یدھشٹر	ہے اوسکی خوبیون سے خلق ماہر
بہت راجہ ہوے ایسے ہی ذی قدر	ہین روشن نام اونکا صورت بدر
لیا ملک بقا کا سب نے رستا	نشان تک بھی نہین ملتا ہے اونکا
گئے ہین ہاتھ خالی سب یہانسے	توقع آپ ہی کو ہے جہان سے
کہ تاج و تخت ملک و مال و دولت	سب اپنی ساتھ لیجا ئین گے حضرت

دوسرے اشلوک کا ترجمہ + مؤلف

جوانی بےتمیزی زر حکومت	ہے انکا ایک جا ہونا قیامت
ہوئے ہین جس جگہ باہم یہ چارون	وہان پر آفتین آئین ہزارون

راجہ نے جب یہ مضمون پڑھا سر پیٹ کے کہنے لگا ہائے افسوس مین نے کیا کیا سارے عالم مین آپ کو رسوا و بدنام کیا بلاقصور وبے وجہ مین نے بھوج کو قتل کیا اوس بیچارے طفل یتیم پر ذرا بھی رحم نہ آیا لوگ مجھے کیا کہین گے انجام میرا کیا ہوگا راجہ اس صدمہ سے غش کھا کے گر پڑا مصاحبون نے دوڑ کے منہ پر گلاب چھڑکا نخلخہ سونگھایا تھوڑی دیر بعد حضرت کو ہوش آیا فرط الم سے مرنے پر طیار ہوا تلوار کھینچ کے اپنا گلا کاٹنے کا ارادہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا اہل کار راجہ کا یہ حال دیکھکے گھبرا گئے سب نے دوڑکی تلوار پکڑلی اور کلمات تشفی زبان پر لائے راجہ نے اپنا منھ پیٹ کے کہا کہ مین نے اپنا اور اپنے برادر کلان کا نام مٹا دیا دونون گھرون مین وہی ایک لڑکا کمال لئیق ذہین اور

فخر خاندان تھا + مولف

وہی خدا جسکو طفل برخوردار — رونق خانہ لائق و ہشیار
اسطرح خاندان مین ہی وہ پسر — جیسے صندل کا دشت مین ہو شجر

ایک فرزند نیک خاندان کی ناموری کو کافی ہے اور بد ہون تو دس بھی بیکار بلکہ باعث مضرت ہین + مولف

ایک بچے کے سبب سے شیر نر — سوتا ہے جنگل مین بیخوف و خطر
خر کے دس بچے بھی گر موجود ہون — ہر جگہہ بے نفع و بے سود ہون

جب بتسراج نے جانا کہ راجہ سمجھانے سے نہ مانیگا اپنی جان عزیز کھو دے گا قریب جا کے دست بستہ عرض کی کہ غلام حضور کے مزاج سے ماہر اور عادات سے آگاہ تھا کہ بھوج کے فراق سے حضور ضرور بیقرار و بیتاب ہون گے خواب و خور حرام ہو جائیگا اس وجہ سے غلام نے بھوج کو نہین مارا وہ زندہ موجود ہے سر مصنوعی خدمت مین گذرانا ہے یہ سنکے راجہ کے قالب مردہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین گویا دوبارہ جان آگئی شاد ہوکے کہا تو سچ کہتا ہے
اوس نے قسم کھائی راجہ نے ہنسراج کو چھاتی سے لگا کے
کہا اب جلد جا بھوج کو میرے پاس لے آکہ مجھے اطمینان
کلی ہو میرا دل اوسکے فراق مین مثل ماہی بے آب ہے آتش
غم سے جگر کباب ہے ہنسراج نے فوراً اپنے مکان پر جاکے
بھوج کو ہاتھی پر سوار کیا اور سر بازار رعایا کا دل اوسکے جمال
جہان آرا سے خوش کرتا ہوا اور زر وجواہر لٹاتا ہوا راجہ
کی خدمت مین لایا راجہ بھوج کو دیکھتے ہی شاد ہوگیا اور گلے
لپٹا کے پہلے خوب رویا اور اپنی خطا کا اقرار کیا پھر بھوج
سے محبت والفت پیش آنے لگا چندروز بعد راجہ ایکدن
بھوج سے بطور مشورہ کہنے لگا کہ اے لخت جگر اب مین ضعیف
ہوا کار وبار سلطنت کے قابل نرہا تم انتظام امور ریاست
مین سرگرم رہو ہر طرح کے مقدمات دیکھو بھالو میری اب
یہ خواہش ہے کہ مین صحرا مین جاکے باقی عمر بفراغ بالی حاکم
حقیقی کی عبادت کرون جس سے انجام بخیر ہو یہ کہکے بھوج کو
گدی پر بٹھا دیا اور تاج سلطنت اپنے ہاتھ سے بھوج کے
سر پر رکھدیا اور اپنی رانی کو ساتھ لیکے جانب صحرا روانہ ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قدرت خدا پر نظر کرنا چاہیئے کہ راجہ منج کیا چاہتا تھا اور
خدا کو کیا منظور تھا جس راج کے لیے بھوج کو مارتا تھا وہی
راج اپنی خوشی سے بھوج کو دیکے صحرانشین ہوا + مؤلف

چچا کو اسقدر تھی طمع دولت
یہ دل مین آگیا دیوانہ پن سے
بھتیجے کی پسند آئی ہلاکت
جدا ہو بھوج کا سر آج تن سے
خدا نے اپنی قدرت کو دکھایا
عدو سے اوسکو پھر دلوائی شاہی
اجل کے ہاتھ سے اوسکو بچایا
یہ ہے مشہور مہ سے تا بماہی

حق ہے منشی قضا نے جسکی پیشانی پر روز ازل جو کچھ لکھ دیا ہے
وہ کسی تدبیر سے مٹ نہین سکتا + مؤلف

یہ ممکن ہے جہان مین ای سخنور
اثر ہو آگ سے یخ کا ہویدا
اگر مغرب سے نکلے مہر انور
کوئی گل سنگ خارا پر ہو پیدا
ہو غائب کوہ ہر اک شکل عنقا
نہین مٹنے کا پر قسمت کا لکھا

کہتے ہین کہ مہاراجہ بھوج نے تخت نشین ہوتے ہی اپنے والد
کے وزیر کو بلا کے خلعت وزارت دیا انتظام امور ریاست
و اہتمام کار سلطنت اوسکے سپرد کیا دوسرے دن ہنسراج کو
طلب فرما کے زر و جواہر اور کئی گاؤن عطا کیے اور یہ حکم دیا
کہ تم مدت سے اپنے وطن نہین گئے محبت وطن ہر بشر کو ازحد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی ہے چندروز اپنے مکان پر جاکے متعلقین مین بسر کرنا ضرور ہے جب کبھی یہان آؤگے تمہاری پرورش کیجایگی یہ فرماکے رخصت کیا اور جملہ ملازمین کو بلاکے اونکی عزت کی اور حسب مناسب سبکو خلعت عطا فرمائے اور سب عہدہ دارونکو حکم دیا کہ بطور سابق اپنے اپنے کام مین مصروف رہو تیسرے دن صبح کو خزانہ فیل خانہ اصطبل و فوج وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا اور روساے شہر اور مصاحبین کو جمع کرکے حسن کلامی و شیرین زبانی سے اونہین بہت رضامند کیا پہر دن رہے مہاراج کے استاد نے خود آکے آئین عدالت و قواعد فرمان روائی بمواعظ دل پسند و نصایح ارجمند اس طور سے تعلیم کیئے + مؤلف

ہین وہی ذیعلم و دانا ہوشیار — مفلسی مین جو کرین صبر اختیار
فضل حق سی گر ملی دولت اونہین — انکسار و عجز وہ سب سی کرین
غیر محفل مین جو ہووا ون کا گذر — شیفتہ ہون لوگ اونکی بات پر
سامنا ہوجاے دشمن سے اگر — جنگ مین ہنجائین مثل شیر نر
زر سے مستغنی رہین ہر صبح و شام — اور سخاوت سے بڑہائین اپنا نام

ولہ

یاد رکھو عزم مین انسان کی — عاقلون نی تین قسمین ہین لکھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسط و اعلیٰ و ادنیٰ اے عزیز — جانتے ہین اوسکو سب اہل تمیز
جملہ اونسے دور رہین ہر غرض سے — رہتی ہین خائف وہ رزم و بزم سے
درجۂ اوسط مین ہے اونکا شمار — ختم پر پہنچے نہ جنکا کوئی کار
سب سے اعلیٰ ہین وہی بے ریب و شک — جنسے پہنچے ہر عمل انجام تک

راجاؤن اور پادشاہون کا زور و اقبال روز افزون و مددگار رہتا ہے اونکے ہر کام بحکم حاکم لایزال انجام کو پہنچتے ہین ٭ مولف

جہان مین سب سے زور آور ہے اقبال — گر اس سے چرخ اٹھاوے سر ہو پامال
ہے ظلمت کے لیے وہ شمع روشن — برای کوہ برق شعلہ افگن

پادشاہون کو ذی ہنر و صاحب علم ہونا بھی مناسب ہے کہ اگر بے ہنر کے پاس بالفرض خود کوئی ہنر جاوے وہ عیب نظر آئی

مولف

گر ہنر جاوے اہل جوہر تک — ہو بھلا اوسکے واسطے بیشک
بے ہنر پاس جاوے گر کوئی فن — عیب ہو جاوے خود وہ فعل حسن
گر سمندر مین آب شیرین جاوے — شور ہو جاوے اپنا لطف گنواوے

سچ ہے اہل ہنر کی صاحب جوہر ہی قدر و منزلت کرتا ہے

مولف

جاوے گر فہیم پیش ذی ہنر — افتدار و منزلت ہو پیشتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہتا ہے بھونرا سدا پا نیسی دور — پر کنول کے پاس جاتا ہی ضرور
گو سدا رہتا ہے مینڈہک آپ مین — پر کنول سے دور ہے تالاب مین

اور راجہ اور بادشاہ کو صاحب ایمان ہونا واجب ہے کہ اوسکے مطیع بھی صفت ایمان سے متصف ہون مؤلف

جس صفت کا ہوگا راجہ مین ظہور — وصف وہ ہوگا رعایا مین ضرور
ہو اگر دین دار ہو فرمان روا — کیون نہ ہو اوسکی رعایا پارسا
ظالم و کافر اگر ہو بادشاہ — ہون سوا اوس سے رعایا مین گناہ

اہل اعتبار کی لوگ پیروی کرتے ہین اور اوسکے افعال کو قابل دستور العمل جانتے ہین — مؤلف

چلتے ہین بیشک بڑونکی خردسال — ہو چکی اوپر بیان اسکی مثال

اور اگر کسی شریف کے ساتھ کوئی کچھہ نیکی واحسان کرے تو وہ بھی ضرور کسی وقت مشکل مین کام آئیگا اور تا زیست اوسکا ممنون رہیگا — مؤلف

گر شریفون پر کرے احسان کوئی — سچ ہی وہ ممنون رہی تا زندگی
گر کوئی پیش آتے آفت ناگہان — کام وہ آئین بلاشک بیگمان
جیسے دہقان تخم افشانی کرے — کو ہر مقصد سے دامن کو بھرے
اسلیے وہ تخم بوتا ہے مدام — آئین اپنے وقت پر کچھہ اوسکا کام

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ای دانا ہی قوانین سلطنت و آگاہ رموز ریاست کو میرے اعتقاد مین تو بڑا ذی علم اور سب راجاؤن سے افضل ہی وقائق مقدمات کو خوب پہنچتا ہے مگر سب دولت حکومت پا کے بادۂ غفلت سے سرشار ہو جاتے ہین اسلیے مین سمجھتا ہون

مولف

ہم رکاب نیر گیتی فروز	عمر کے دن بھی چلے جاتے ہین روز
اپنے اپنے کام مین محتاج و شاد	رہتے ہین مصروف سب شام و بگاہ
مفت مین یہ ہاتھ سے جاتا ہے وقت	کون پھر افسوس سے پاتا ہے وقت
گردشین کہاتا ہے طرفہ آسمان	ہے عیان کیفیت اہل جہان
ایک ہے رنج و الم مین مبتلا	راحت و آرام مین ہے دوسرا
اک گیا صبح ایک آیا وقت شام	بس یہی دنیا مین ہے کوچ و مقام
بے ثباتی سے ہین گو ناچار سب	بادۂ غفلت سے ہین سرشار سب
جان کے ایسا نہین کرتے ہین کام	جسسے عقبی مین ملے راحت مدام

دو طرح کے آدمی ہوتے ہین ایک نیک دوسرے بد بد اگر خوبی طالع سے کوئی فن عمدہ بھی حاصل کرے تو اوسکی صحبت بدی سے خالی نہ ہوگی اہل خرد کو اوس سے دور رہنا چاہیے قطعہ

اگر بدنفس ہو ذی علم و دانا	بہت بد اوسکی صحبت مین ہو جانا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے مالک من کا جو افعی خونخوار | انہین دیتا ہی کیا کون کو آزار

اور بدنفس سانپ سے بھی زیادہ موذی ہی + مولف

بجا ہی حق ہے افعی بد بلا ہے | مگر نا اہل اوسے بھی سوا ہے
اگر افعی کرے ایک گھر کو برباد | مٹا ہی ملک کی نا اہل بنیاد

نا اہل و بدکار اپنی برائیون پہ نظر نہین کرتے اورون کی

عیب بینی مین رہتے ہین + مولف

ہین جتنے ناکس و نا اہل و نادان | ہر اک کے عیب کو رہتے ہین جویان
کمر بستہ بدی پر خود ہین ہر آن | پرائے عیب کو کرتے ہین ظاہر
سمجھتے ہین ہنر کو وہ برائی | یہی ہے مقتضای بے حیائی
سمجھتے ہین جسے خود عیب و بدعت | چھپاتے ہین اوسے با صد حمایت

ناکس کی صحبت ترک اور اہل کی صحبت اختیار کرنا مفید دنیا و دین ہے

مولف

جو ہین دنیا مین متین و ہوشیار | کرتے ہین نیکو نکی صحبت اختیار
اونکا رہتا ہے ہمیشہ ایک حال | اونکی الفت کو نہین ہوتا زوال
اول و آخر ہے اونکا ایک سا | ابتدا جیسی ہے ویسی انتہا

اگر شریف و نیک ذات کے ساتھ کوئی ذرا بھی احسان و سلوک کرتا ہے تو وہ عمر بھر اوسکا ممنون و مشکور رہتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مولف

قدردان نیک کی سر سے اگر — آدمی تنکا اوتارے وقت پر
دل سے ہو اوسکا وہ ممنون نیک ذات — سمجھے اوسکو اپنا محسن تا حیات
گر کوئی نا اہل سے نیکی کرے — سیم و زر سے اوسکی دامن کو بھرے
وہ نہ مانے مرتبہ احسان کا — کیا عجب ہو دشمن اوسکی جان کا

شریفون کی بنا ہی محبت روز بروز مستحکم ہوتی ہے اور رذیلون کی الفت ساعت بساعت گھٹتی جاتی ہے * **مولف**

سدا اول مین ہوتی ہی بکثرت — ترقی پر رذیلون کی محبت
مگر ہوتے نہین وہ یار دل سوز — محبت اونکی کم ہوتی ہی ہر روز
ہے مستحکم شریفون کی محبت — سوا ہوتی ہے ہر دم اونکی الفت
شروع روز کا جس طرح سایہ — وہ ہر ہر لمحہ بڑہتا ہے ہمیشہ
پر اوسکا بے ثباتی مین نہین شک — ترقی وہ فقط ہے دوپہر تک
ہے سایہ دوپہر کا ایسا محکم — نہین ہوتا بقا ہے روز تک کم
ہے الحق دمبدم اوسکو ترقی — نہین اوسمین کبھی دہشت کمی کی

اور راجہ اور پادشاہ کو مناسب بلکہ فرض ہے کہ اپنی رعایا کو جادۂ صواب و راستی و ایمان داری کی جانب متوجہ کرین اور بے دینون کو بسزاے معقول دین داری کی جانب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آمادہ کرین بے سیاست رعب حکومت قائم نہین رہ سکتا یدون کو جبتک سزا اقرار واقعی نہ ملے گی فعل بدسے باز نہ آئین گے اور دوسرون کو عبرت نہوگی + مؤلف

جس جگہہ ہین ظاہر آرا خودنما
ہین مجسم حیلہ و مکر و ریا

اسقدر ہوتی ہے اونکو حب مال
حق یتیمون کا سمجھتے ہین حلال

گو وہ ہون ظاہر مین صالح متقی
فکر رہتی ہے اونہین ہردم یہی

مال و زر جسکا ملے لے لیجئے
راحت و آرام چندے کیجئے

ہے دوا اونکی سزائے سخت تر
اور تدبیر اونکو کب ہے کارگر

ولہ

اور بھی قسمین سزا کی چار ہین
اون سے واقف سب نکو کردار ہین

پہلے فہمایش زبانی کیجئے +
دوسرے دشنام بیہم دیجئے

تیسرے اوسکی سزا ہے ضبط مال
اور چہارم قتل ہی لیجئے قیل و قال

حاکم منصف کو مناسب ہو کہ اول جرم کی موافق مجرم کے رتبہ کے مطابق اوسکو زبانی سمجھائے اگر وہ بدل قبول کریں فبہا ورنہ دوسری سزا دی یعنی سخت زبانی و دشنام سے تنبیہ کرے اگر جب بھی باز نہ آئی تو تیسری سزا دی یعنی اوسکا مال و اسباب ضبط کرلی اسپر بھی نہ مانی تو قتل اولی ہو کہ بنا سے فساد مٹ جائے + مؤلف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہے گا شیر کی صورت سے جو شاہ — بنین گے شیر سب اوسکی ہوا خواہ
ملازم جملہ کرگس بن کے دن رات — رعایا کو وہ سب نوچین گی ہیہات
ہوا جس سرزمین کا شاہ عادل — رہی اوسکی رعایا شاد و خوشدل
کیا جس بادشہ نے ظلم و بیداد — بناءِ سلطنت کی اونسے برباد

اور بادشاہ کو امور ملکداری مین قناعت نچاہیئے **مولف**

اگر ہو شاہ کا عالم پہ قبضا — تو ہوگا دوسرے عالم کا جویا
سمندر باوجود رتبہ و شان — یہی رکھتا ہے اپنے دل مین ارمان
پہنچ جاؤن جو چرخ اولین پر — نہ کاہل ہوکے آون زمین پر

اولو العزم کے قناعت کرنے سے حق تعالے بھی اوسکو زیادہ نہین عطا کرتا ۔ **مولف**

جو کوئی بادشاہِ نیک سیرت — کرے گا تھوڑی دولت پر قناعت
غنی پا کے اوسے خلاق برحق — زیادہ اوس سے پھر دیگا نہ مطلق

اسکے سوا بادشاہ جب تک اپنے دشمنون کو مغلوب و قتل نہین کرتا اوسکی ناموری و شہرت نہین ہوتی ۔ **مولف**

کرے جو دشمنون کو قتل اکثر — تو پاوے نام مثلِ مہر انور
کرے تاریکی شب مہر جب دور — تو ہو دنیا مین اوسکا نام مشہور

دشمنون کو بے معدوم و نابود کئے آبرو و رعب کا حاصل ہونا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دشوار ہے + مؤلف

کرے جب تک نہ قتل اعدای دولت	نہ شکل مہربانی شان و شوکت
سوا اسکے کرے گر لاکھہ تدبیر	نہیں ہوتی ہے دشمنوں سے توقیر
نہ جب تک خاک میں وہ گھر بنا ہے	کہاں پانی جگھہ رہنے کی پاے

اور دشمنوں سے عداوت پیدا کرکے اونکے مکر سے بھی امین

نرہنا چاہیے مؤلف

عدو کرکے کسی کو جو ہو غافل	وہ ہے بے شبہہ احمق اور جاہل
جو کوئی خود بنا کے پھوس کا گھر	لگاے آپ ہی آگ اوسکی اندر
اوسی گھر میں رہے بیخوف و بیباک	وہ اپنے ہاتھہ سے خود جلکے ہو خاک
یہی ہے ایکدن انجام اوسکا	جو دشمن سے رہا بیخوف ہر جا

اور دشمنوں کو قابو میں لانے اور زیر کرنے کے لیے یہ چھہ تدبیرین بہت عمدہ ہین اول بظاہر صلح کرنا دوم آمادہ جنگ ہونا سوم حملہ وری چہارم خاموشی پنجم ایک دشمن سے ملکے دوسرے دشمن کو مارنا ششم دشمن کے ساتھہ آشتی کرکے اوسکا محکوم رہنا ان چھہ تدبیرون سے حسب مقتضاے وقت اگر ایک پر عمل کرے اوسے ہرگز صدمہ نہ پونچے اور دشمن کے حیلہ و مکر سے محفوظ رہے اولے یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دشمن سے صلح کرکے کام نکالے اور اگر آپ کو زبردست و توانا جانے اور اوسکو کم زور پائے تو جنگ مناسب ہے اگر دشمن اپنے سے زیادہ زبردست ہو تو بجز سکوت اور کوئی چارہ نہین + مولف

ہے بعضو نکا یہی قول ای خردور … جو دیکھے آپ سے دشمن کو کمتر
مناسب ہی کہ خود اوس سی کری جنگ … کہ ہے اوسکے لیے وہ نرم جو رنگ
کوئی اسطرح سے کہتا ہی دانا … اگر ہو آپ دشمن سے توانا
مناسب بلکہ انسب ہی لڑائی … کرین ساما ن سی اوس پر چڑھائی

اور پادشاہونکو یہ بھی مناسب ہی کہ ہمیشہ مصاحبان ذوالعلم واہل ہنر و ہنرمندان فہیم و سخن ور کی صحبت اختیار کرے کہ صحبت مین اثر عظیم ہے

مولف

اگر جلتے توے پر قطرۂ آب … پڑے فی الفور وہ ہوجای نایاب
گرا ئین گر وہی قطرہ کنول پر … نمایان آب ہو وہ مثل گوہر
اگر بطن صدف مین جای وہ آب … نہے بی شبہہ وہ لولوی خوش آب
وہی پانی ہے از روی حقیقت … جدا ہے ہر جگہہ تاثیر صحبت

اسکے سوا یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے + مولف

نہین باقی کہین جسمین ثمر وہ … پرندے چھوڑ دیتے ہین شجر وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کوئی آگ سے جلتا ہی صحرا	ہرن وہ چھوڑ دیتے ہین ٹھکانا
عرق پاتا نہین جسں گل کی اندر	نہ کیونکر اوسسے ہو بھونرا نکدر
زن قحبہ جسے پاتی ہی بے زر	نہ وہ ہو جاتی ہے اوسکی سراسر
نہو گی سلطنت جس شاہ کی خوار	رفیق اوسکے الگ ہونگے نہ زنہار
ہماری اس بیان سی کھل گیا ہی	ہر اک مطلب کا اپنے آشنا ہے

جو شہریار باغبان کی طرح اپنی سلطنت کا انتظام کرتا ہی اوسکا نہال ریاست و نخل حکومت مدام سرسبز و شاداب رہتا ہے بقول جناب خداوند نعمت آنریبل سر مہاراجہ صاحب بہادر کے سی ایس آئی تخلص راجہ دام اقبالہ

قطعہ

یہی لائق ہے راجہ نخلبند ان ریاست کو
کہ تھوڑی رات سے مشغول فکر باغ بستان ہون
ہمیشہ نونہالان چمن اور چھوٹے پھولون کی
نہان تک آبیاری ہو کہ وہ شاداب خندان ہون
شجر جو جھک گئے ہون ٹیک سی اونچا کرین اونکو
گھنون کو خوب چھدرا دین کہ سرسبز و نمایان ہون
جہان گل انتہا کی لد گئے ہون توڑ لین اونکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ شاخین ٹوٹنے سے بچکے زیر بار احسان ہون
نہایت بڑہ گئی ہون ڈالیان جن جن درختونکی
وہ فوراً کاٹ ڈالین خوشنما جسمین دوچندان ہون

انسان کو بعض امور مین یہ تصور کرنا چاہیے کہ ہمیشہ زندہ رہونگا کبھی نہ مرونگا اور بعض امور مین یہ خیال کرے کہ اجل سیر پر کھڑی ہے کوئی دم کی دیر ہے + مؤلف

نہ کھائی مرگ و پیری کا کبھی غم	کرے تحصیل علم و زر کو ہر دم
سمجھ کے موت کو موجود دن رات	رہے آٹھون پہر مصروف خیرات

اور اہل جہان کو قابو مین لانے کے لیئے رسن خلق و محبت بہت مستحکم رسی ہے اوسمین جسکو باندہے گا وہ اوس رسی کو توڑ کے بھاگ نہ سکے گا + مؤلف

جسے ہے یاد کوئی فن تسخیر	وہ کرے گا جہان کو پابزنجیر
مقید ہو اگر بند گران مین	رہائی اوسکی ممکن ہے جہان مین
جو ہین زندان الفت مین گرفتار	رہائی اونکی ہے دنیا مین دشوار
دیکھ بھونرے کو حق نے دانت ایسے	کہ چوب خشک مین سوراخ کر دے
مگر کب زور چلتا ہے کنول سے	نکل سکتا نہین اوسکے بغل سے
اوسی کا نام ہے دام محبت	بھلا اوس سے ملے کسطرح مہلت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور تحصیل علم ہر فرد بشر کو فرض ہے کہ جن خوبیون کا ذکر ہو چکا

علم ہی کا نتیجہ ہین + مؤلف

علم ہی ہے باعث عز و وقار	علم سے انسان کا ہے اعتبار
علم کی دولت ہے ایسی لازوال	کوئی لے چوری سے اوسکو کیا مجال
یہ بڑہاے عشرت و آرام کو	لاے یہ قابو مین خاص و عام کو
عاقلون کا قول ہے یہ ای عزیز	علم سے بہتر نہین ہے کوئی چیز
علم ہی ہے ہر جگہہ پر یار غار	کون ہے اسکے برابر غمگسار
ہے سفر مین دافع وحشت یہی	ہے حضر مین موجب راحت یہی
جو کہ علم و فضل سے ہین بہرہ ور	فرض ہے تعظیم اونکی شاہ پر
کرتے ہین جاہل سے نفرت ہوشیار	اوسکا حیوانون مین ہوتا ہے شمار

اسلیئے بادشاہ کو لازم ہے کہ خود بھی علم کی طرف مائل رہے
اور رعایا کو بھی تحصیل علم کی رغبت دے + مؤلف

اگر اللہ دیدے نیک سیرت	ہے دنیا مین زر و دولت کی زینت
خموشی سے شجاعت کی ہے خوبی	علامت بردباری ہے خرد کی
نشانی علم کی ہے خاکساری	خردمندی کی خوبی بردباری
اگر دی نیک کو تو ہے سخاوت	ہے استقلال سے شان عبادت
صفائی قلب ہے دین کی علامت	مروت ہے نشان ہر فضیلت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بادشاہ کو یہ بھی مناسب ہے کہ نہ کسی سے زیادہ الفت رکھی نہ بہت نفرت اعتدال پر رہنا ہر حال اولے ہی مولف

کسی کے پاس گر جائیگا ہر آن — وہ خود بیقدر ہو جائیگا انسان
ہے نایابی سی صندل ایسا مرغوب — کہ ہر خرد و کلان کا ہی وہ مطلوب
جہان ہوتا ہی وہ کثرت سی پیدا — نہین ہی اوس جگہہ کچھہ قدر اصلا
وہان جو لوگ ہین آباد بالکل — جلاتے ہین اوسی کو بے تامل

اور جس شخص مین یہ اوصاف پائے جائین وہ ریاست و سلطنت کے قابل ہے + مولف

خدا دیدے جسے دانش ستی تلوار — ملے نائب بھی حق جو اور غمخوار
خزانہ اوسکا سب ملک و وطن ہو — بجاے قلعۂ محکم بدن ہو
ہو بکتر راز دل اے مرد ماہر — دہن قاصد ہی کہ انکھین ہون مخبر
مناسب ہے اوسی کو شاہ کہنا — اوسی کے ملک مین لازم ہی رہنا

اور پادشاہ کو ہمیشہ تدبیرات ملکی و مالی مین مصروف رہنا مناسب ہے

مولف

نہ کیون تدبیر کے ہون قائل عاقل — کہ بر آتا ہے اس سے مقصد دل
اگر ہر کام کی ہے اصل تدبیر — تو بیجا ہے کہ ہو پابند تقدیر
اسی کی ہے بدولت دولت و مال — یہی رکھتی ہے ہر دم شاد و خوشحال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر عاقل کا کوئی کار مشکل ‏— کبھی ہوگا خلاف خواہش دل
وہ اپنی فکر کو الزام دے گا ‏— مقدر کا نہ ہرگز نام لے گا
جو ہے ناواقف و نادان و جاہل ‏— فقط تقدیر کا ہے دل سے قائل
سدا تدبیر کو جو ہیچ سمجھا ‏— بلاوت سے یہی ہے قول اوسکا
جو ہے تقدیر مین ہوتا ہے ای یار ‏— اوٹھائیں فکر کا کیون رنج و آزار

اور بعضون کا علم و ہنر بھی بیفائدہ ہوتا ہے + مؤلف

جو انسان جامع علم و ہنر ہو ‏— نہ کوئی شخص اوس سے بہرہ ور ہو
تو اوسکا علم ہے ممسک کی دولت ‏— مشابہ اوس سے ہے بزدل کی طاقت
کمال اوسکی ہین سب بیکار و باطل ‏— ہے بہتر لاکھ درجہ اوس سے جاہل
اگر ظاہر نہو کچھ فیض عالم ‏— نہیں رہنے کا اوسکا نام قائم
نہ گر داد و دہش سے ہو سروکار ‏— نہ ہوگا فائدہ منعم کو زنہار
انہین اقسام سے بزدل کا ہے ور ‏— محل پیہ ہار دیگا دل وہ فی الفور

اے بھوج گوتم پنڈت اوشٹر اور چانک کے کتب اخلاق سے کہ وہ دونون عالم اس علم مین یکتا تھے خوب آگاہ ہو مگر اسوقت چند مضامین مفید جو بالکل اخلاق سے مملو ہین مین نے بھی مناسب جان کے بطور اختصار بیان کئے تم سری من مہاراج سندہل کے لخت جگر ہو اور وہ عدل و انصاف مین بے نظیر تھے حقیقت مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہی اوصاف حق نے تمکو بھی عطا فرمائے ہین مہاراجہ بھوج نی
پھر پنڈت اپنے استاد سے یہ کلمات اندرز کہ مفید دنیا و دین ہین
سنکے بکمال شادمانی اسکے صلے مین دو موضع بطور جاگیر معاف
فرمائے اور نقد و جنس سے مالا مال کردیا اور ہر مقدمہ مین انکو
موافق احکام دینی فیصلہ کرنیکا اختیار عطا فرمایا اس اثنا مین
چوبدار نے آکے عرض کی کہ حضور تین چار پنڈت غریب الوطن
حضور کا نام سنکے در دولت پر حاضر ہوے ہین مہاراجہ بھوج نے
اونکو فوراً طلب کیا اونمین سے جسکا نام برہج تھا اوس نے آکے

دعا دیکے یہ کہا مؤلف

بہت ایسے ہین انسان اور حیوان	کہ ہین کثرت سی طالب اونکی انسان
مگر اک فیل اور عالم جہان ہین	فقط راجہ ہی اونکے قدردان ہین

اور دوسرے نے کہ اوسکا نام کالی داس تھا بعد دعا یہ عرض کی

مؤلف

اے رئیس قدردان یہ عالمون کا ہے کلام
امتحان کر جنگ مین مرد دلاور کا مدام
آزمایش بھائی کی لازم ہے تجکو وقت سخت
مفلسی مین دیکھ زوجہ کو کہ ہے وہ نیک بخت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور تیسرا پنڈت کہ اوسکا نام مہیشور تہا یہ مضمون زبان پر لایا

مؤلف

غضب قہار کا تیرا غضب ہی | عدو کو تجھسے تاب جنگ کب ہی
تیری جود و سخاوت کا ہی یہ رنگ | جواہر سے خذف ریزی ہین ہم سنگ

مہاراج نے پنڈتون کے کلام سے بہت مسرور ہوکے اونکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور فرمایا کہ ہمارے شہر کے سب پنڈت کل حاضر ہون اتنے مین شام ہوئی چوبدار نے بڑھ کے عرض کی کہ مہاراج برخاست کا وقت آیا یہ سنکے مہاراج نے یہ حکم عام دیا کہ کہ کل بہرون چڑہے جملہ ملازم و افسر و علما و شعرا حاضر دربار ہون جو جس عہدہ پر ممتاز ہے اوس سے اوسی کے کام مین چند سوال امتحاناً کیے جائینگے اگر وہ جواب باصواب دیگا فبہا ورنہ دوسرے کام پر تبادل کیا جائیگا اور علما و شعرا حسب لیاقت مناصب جلیل و انعام سے سرفراز ہونگے اور جو میرے شہر مین جاہل و نادان ہین اونکو ایک سال کی مہلت دیجائیگی کہ وہ اس مدت مین بعد تحصیل علم استعداد فن شاعری حاصل کرین ورنہ بعد ایام معہود شہر بدر کردیے جائینگے اور اونکے مکان غریب الوطن پنڈتون شاعرون کو جو ذی استعداد ہین دیجائینگے اور یہ فرمایا

مولف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مولف

اگر بالفرض ہوگا میر افسر زند — میرے اس حکم محکم کا نہ پابند
بہت جرمانہ اوس سے سخت لونگا — پہر اوسکو شہر مین رہنے نہ دونگا
اگر بد قوم بہی ہو کوئی شاعر — جگہہ ہے میرے دلمین اوسکی خاطر

مہاراج بھوج یہ احکام قطعی دیکے محل سرای خاص مین تشریف فرما ہوئے میر منشی نے بموجب ارشاد والا اوسی شب اشتہار لکہواکے جابجا چسپان وروانہ کرادئے جب اہلکارون نے وہ حکم سنا اپنے اپنے کام کی ہدایتین دیکہنی اور یاد کرنی شروع کین اسی شغل مین وہ شب بسر کی اور اسی فکر مین رہے کہ صبح کو دیکہئے کون سی بات مہاراج ہمالوگون سے پوچہین غرض کہ اوس روز امتحان سے سب خرد وکلان لہو لعب کی جانب سے کنارہ کش ہوکے درس وتدریس کی جانب متوجہ ہوے اور اوسی دن محبت نامہ رئیس پٹنا ایلچی لیکے مہاراج بہوج کے دربار مین حاضر ہوا اوسمین راجہ پٹنا نے اپنی دختر نیک اختر کی مہاراجہ بہوج کے ساتھہ شادی کتخدائی کی درخواست لکہی تہی مہاراج بہوج اس خبر فرحت اثر سے بہت خوش ہوئے اور نجومیونکو طلب فرماکے اوس امر کی خیر وشر سے آگاہی چاہی نجومیون نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت سوچ بچار کے عرض کی کہ یہ شادی بہت مبارک و ہمایون
ہے لیکن چھ مہینے بعد اس کار خیر کے لیے ساعت سعید آئی گی
جب تاریخ شادی کتخدائی قرار پائی تو مہاراجہ نے منشی عطارد رقم
کو یاد فرمایا اور جواب نامہ لکھوا کے ایلچی کو بعد عطاے خلعت
گران بہا جواب نامہ دیکے رخصت کیا اوسکے صبح کو مہاراجہ
بھوج نے جس مکتب مین آپ تحصیل علم کیا تھا تشریف لیگئے
سب طالب علم مہاراج کو دیکھکے از حد مسرور ہوے مہاراج
نے حسب لیاقت سبکی خاطر کی اونمین سے ایک طالب علم چیپت نام
کو کہ سب سی ہشیار و لائق تھا مدرس بنایا اور دو سو طالب علم
کو اوسکے زیر حکم کیا اور ایک گاؤن اوسکو عطا فرمایا اور سب
طالب علمون کے لیے خوراک و روزینہ و لباس مقرر کردیا یہ سنکر
منتر مصر نے راجہ کے پاس آکے عرض کی کہ حضور کا ثانی ابتک
پیدا نہین ہوا آپ کو گدی پر بیٹھے ہوے آج پانچوان دن ہے
حضور کے اقبال سے تمام شہر مین بجز درس و تدریس اور ذکر
نہین ہے اس پندرہ برس کے سن مین آپ بڑے بڑے
تجربہ کارون کے برابر بندوبست ریاست فرما رہے ہین حقیقت مین
کچھ عمر پر موقوف نہین ہے صاحب اقبال بدو شعور بلکہ ایام طفلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے بچایا جاتا ہے یہ کہکے یہ مقولہ مولف زبان پر لایا

اگر بچہ شیر ہو شیر خوار … نہ پیل دمان سے کرے گا فرار
من اللہ یہ جرأت و زور ہے … کہ فیل اوسکے نظرون مین اک مور ہے
یہ موقوف ہے بخت و اقبال پر … نہین منحصر کچھہ سن و سال پر

یہ سنکے مہاراج بہوج نے فرمایا کہ میری دلی خواہش یہی ہے
کہ میرے تمام قلمرو مین کوئی جاہل نرہے سب بقدر ضرورت
تحصیل علم و ہنر سے مستفید ہون اگر اس بارے مین جمیع علما و
شعرا بجان و دل مستعد ہون تو یہ امر دشوار و محال نہین ہے
یہ سنکے منٹر مصر نے عرض کی کہ فی الحال بدولت حضور میرے
شالہ مین متو بدیارتہی موجود ہین اور بیاکرن یعنی صرف و نحو
منطق صنائع بدائع و فقہ وغیرہ پڑہتے ہین وہان بہی ایکدن
براے امتحان تشریف لاہیے مہاراج نے منٹر مصر کی یہ درخواست
منظور کی اور جو مہاراج کے ہم سبق اوسوقت موجود تہے اونسے
مخاطب ہوکے فرمایا کہ مجکو تمام شہر مین علم کا چرچا زیادہ کرنا ہے
اس لیے جا بجا مدرسہ مقرر کرکے تم سب کو افسر بناؤن گا اسکی بعد
منٹر مصر کے پاٹشالہ کی سیر کو اوسکے ہمراہ روانہ ہوا جب وہان
پہونچا اندر دت منٹر مصر کا لڑکا کہ پانچ برس کا تہا مہاراج کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھ کے یہ مضمون دعائیہ زبان پر لایا + مؤلف

تیرا بحر سخا وہ جوش پر ہے ۔ کہ سب کو غرق ہوجائیگا ڈر ہے
فلک بیچ جای جسمین ڈوبی ہے ۔ لیے پھرتا ہے تو سبے مہر و مہ کے

مہاراج اوس لڑکے سے یہ سن کے کمال متعجب ہوئے اور جو لڑکے اندر دت سے عمر مین زیادہ تھے اونسے مہاراج نے کئی سوال کیے مگر اوس پانچ برس کے طفل کی ہمسر کسیکو نہ پایا حیرت مین آکے مصر سے دریافت فرمایا کہ یہ اندر دت سب طالب علمون سے سنسکرت بولنے مین کیون زیادہ ہے جب مصر اسکا جواب معقول نہ دیسکا اوسکی زوجہ بدیا دہری نے کہ وہ بھی علم سنسکرت مین یکتا تھی پردہ سے باواز بلند عرض کی کہ حضور اسکی یہ وجہ ہے کہ مین اس لڑکے سے سنسکرت مین ہمیشہ بولا کرتی ہون اور اسکی صحت و غلطی پر بہت نظر رکھتی ہون اور لڑکے بیچارے دس برس کے سن مین یہان پڑہنے آئے پھر کیونکر اسکے مقابلہ مین

کلام کرسکین + مؤلف

مثال اسکی دیتی ہون اے خوشخصال ۔ ہمیشہ یہ رکھتا ہے قدرت کمال
کہ جیسی ہوا ول مرادِ دلی ۔ بنائے وہ ویسی ہی ظرفِ گلی
اسی طرح مان جسکی محنت یہ آئی ۔ زبان جو وہ چاہے پسر کو سکھائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لڑکا عورتون مین چار پانچ برس تک پرورش پاتا ہے اور جو اونکی زبان ہوتی ہے وہ سیکھتا ہے اس لیے عورتون کو بھی

تحصیل علم مناسب ہی + مولف

ہوگی جسکی ماں دانا و عاقل ۔ ہے اوس لڑکیکا پڑھنا سخت مشکل
کوئی ایسی ہی اپنی جان کھپائی ۔ بدشواری اوسے شاید کچھ آئی

یہ کہکے عرض کی کہ مہاراج لیلاوتی دختر راجہ پٹنا جو حضور سے منعقد ہوا چاہتی ہے تحقیق سنا ہے کہ وہ علم سنسکرت مین طاق صورت و سیرت مین شہرۂ آفاق ہے اس شہر مین کوئی اوسکی برابر نہین ہے یہان آکے اوسکا دل نہ لگے گا اگر یہان کی عورتون کو بھی تحصیل علم کا حکم ہو کمال مناسب ہے یہ سنکے مہاراج نے نٹر مصر سے فرمایا کہ تم اپنے شالہ مین دوسو ۲۰۰ لڑکے جمع کر کے اونکو پڑھایا کرو ایک گاؤن سرکار سے تمکو ملیگا اور بدیا دہری مصراین اگر مستعد ہون تو ایک شالہ لڑکیون کا بھی مقرر کر دیا جاے اوسمین شریفون رئیسون کی لڑکیون کو اپنی تجویز کے موافق خود پڑھایا کرین کہ عورتین بھی علم سے بہرہ مند ہون مصراین کو بھی سرکار سے ایک گاؤن علیحدہ دیا جاے گا آپ کی شالہ کے پاس لڑکیون کا شالہ ہو اسکے سوا چار شالے اور مقرر ہون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ شہر کے چارون کونون پر نصب اسئے جائین یہ سنکے بدیادہر
رد جہ مصر نے لڑکیون کا پڑھانا منظور کیا فوراً مہاراج نے
مصر کے شتانے کے قریب لڑکیون کا شالہ بھی مقرر کرکے وہان
سے مراجعت فرمائی اور محل مین داخل ہوکے غسل و عبادت
سے فارغ ہوکے خاصہ نوش فرمایا دربار مین وزیر بدہ ساگر
پہلے ہی سے اپنے مقام پر حاضر ہوا اور رن دہیر افسر فوج
اور لچھمی دہر خزانچی اور رہٹر نیڈر حاکم شرع اور دہرم بیت
افسر دیوانی و فوجداری و بدہ سین سررشتہ دار اور علماے
شہری و بیرونی سب اپنے اپنے درجہ پر آکے بیٹھے اسکے بعد مہاراجہ
بھوج برآمد ہوکے تخت پر زینت بخش ہوئے اور سب کو کہ تعظیم
کے واسطے اوٹھہ کھڑے ہوئے تھے درجہ بدرجہ بیٹھنے کا حکم
دیا اسی اثنا مین وہ گھنٹا جو مہاراج نے اپنے سامنے چھت مین
صرف اون دادخواہ و مساکین کے واسطے جنکی رسائی
اہل کارون کے وجہ سے مہاراج تک نہین ہوتی تھی لٹکوا دیا تھا
اور اوسکی رسی باہر ایک آہنی ستون مین بند ہوا دی تھی
کہ بلا ممانعت اہل غرض اوس تک جاکے بجاوے کہ مہاراج
کو خبر ہو اور بذات خاص اوسکی داد کو پہنچین لیکن ایک گھنٹی کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی آواز سنکے مہاراج نے ایک چوبدار سے فرمایا کہ اس دادخواہ
کو جس نے گھنٹا بجایا ہے جلد حاضر کر چوبدار نے جاکر دیکھا
تو ایک ضعیفہ نحیفہ گھنٹے کے پاس کھڑی ہے چوبدار نے اوس
عاجزہ سے پوچھا کہ تیرا کیا مطلب ہے اوس نے جواب دیا
کہ مین تین مہینے سے یہان سرگردان ہون آج تک کوئی پرسان
حال زار نہوا اور کسی کا کیا ذکر ہے اسلئے مین حاضر ہوئی ہون
کہ اپنا مقدمہ مہاراجہ سے خود عرض کرون گی یہ سنکے چوبدار نے
اوس بڑھیا کو مہاراج کے روبرو پہنچا دیا مہاراج نے اوس سے
فرمایا کہ تیرا کیا مطلب ہے اوس نے دست بستہ عرض کی کہ
حضور دو مہینے کا زمانہ ہوا کہ میرے مکان کے قریب ایک انبہ کا
درخت ہے اوسکی ایک شاخ کا انبہ کہ قیمت مین چار آنہ کی ہونگے
وہان کے زمیندار کے لڑکے اپنے ہمنشون سمیت آکے توڑ لیگئے
جب سے مین آوارہ پھر رہی ہون نہ زمیندار نے میری داد دی
نہ اوس ضلع کے حاکم نے کچھ شنوائی کی یہ سنکے مہاراج نے
چوبدار کو حکم دیا کہ اس بڑھیا کو باہر ٹھہراؤ اور پھر پنڈت حاکم شرع
سے مخاطب ہوکے فرمایا کہ شرع مین کئی طرح کی مقدمون کا ذکر
ہے اور موافق شرع اس بڑھیا کے مقدمہ کی سماعت ہوسکتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یانہین پہر پنڈت نے عرض کی کہ منو کی تحریر کے مطابق شرع مین اٹھارہ طرح کے مقدمہ ہین اور اونکی شاخین بہت ہین اور یہ مقدمہ موافق شرع فیصلہ ہوسکتا ہے اور وہ مقدمات یہ ہین

مولف

کسی کو قرض دینا اور لینا — سوا اسکے امانت کا ہے جھگڑا
اگر کوئی کسی کی چیز پائے — اوسے بے حکم مالک بیچ کھائے
متاع و مال زر کی ہو شراکت — کرین چند آدمی ملکے تجارت
کسی کو آپ اپنی چیز دینا — بمکر وحیلہ پھر اوس شئے کا لینا
ملازم کو نہ دینا اوسکی تنخواہ — وہ خود محتاج ہو یا ہو شہنشاہ
دلیرانہ کرے بیخوف و دہشت — خلاف حکم قانون و شریعت
کہین تکرار ہو دا دو ستد مین — کہین تقسیم زر ہو نیک و بد مین
جو قصہ ہو زمینداری کا قائم — کہے کوئی کسی کو نا ملائم
زبردستی زد و کوب اور دزدی — طمع اور حرص و خواہش غیر زن کی
قمار و ہر دعمل غصب زر و سیم — حقوق مرد وزن ترکہ کی تقسیم

انہین اٹھارہ طرح کے مقدمون کی ایک سو آٹھ قسمین ہوتی ہین اور مقدمہ اس ضعیفہ کا اونہین مقدمون مین داخل ہے اوسے چوری ہی مین شمار کرنا چاہیئے یہ مقدمہ قابل سماعت ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر وہ ابنہ چار آنہ کے تھے تو زینہار کے لڑکے سے پانچ حصہ
زیادہ قیمت یعنی بیس آنہ صاحب مال کو دلوانا چاہیئے

مؤلف

بڑہل کیلا زمین قند اور رتالو	نمک روغن شکر شیر اور آلو
انہین قسمون سے کم قیمت جو شئی ہو	اگر چوری سے لیلے کوئی اوسکو
ہو ثابت پیش حاکم جسکی چوری	تو لیلے پانچ حصہ قیمت اوسکی
وہ قیمت پاوی مالک اوسکا جو ہو	رہا پھر کردے دزد بیحیا کو

اور پادشاہ کو لازم ہے کہ بدمعاش اور آزار رسان خلق کی
سزا اور سیاست مین تامل نکرے مفسدون کی تنبیہ مین غفلت
کرنا بنائے سلطنت کو برباد کرنا ہے + مؤلف

اگر قہر کی جا کرے رحم شاہ	ہو برباد جاوے اوسکا ملک و سپاہ
کہان رعب و شان حکومت رہی	نہ دولت نہ عزت نہ شوکت رہی
ضعیفون پہ سب اقویا ہون دلیر	نہو پھر حکومت کی ٹہنے مین دیر
جہان آہنی تار درکار ہے	وہان رشتۂ خام بیکار ہے

سیاست باعث عبرت ہے اگر ایک مجرم سخت سزا پائیگا
دیکھنے والا اگر باحیا ہے اوس فعل بد کے قریب ہرگز نجائیگا

مؤلف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر آئے ہون چوپائی کہین سے	جو چاہے پہیرنا اونکو وہین سی
بڑہا آتا ہو جو اون سب کی آگے	وہان سے مارکی اوسکو ہٹاوے
وہ خود ہٹ جائین گے سب خوف کہاکے	کوئی ڈر سے بڑہیگا پہر نہ آگے
اسی صورت سزا دینا کسی کو	بہت سی دور رکہنا ہے بدی کو

یہ سنکے مہاراج نے فرمایا کہ زمیندار کے لڑکونکو اس خفیف جرم پر زیادہ سزا دینا خلاف قانون ہے صرف مین یہ چاہتا ہون کہ ایسے خفیف معاملات کی مجتک نوبت نہ آئے ہر ضلع کا حاکم موافق ہدایت ایسی مقدمات کا فیصلہ کرکے عرضی اطلاعی یہان بہیجدیا کرے اب تو یہ مقدمہ خفیف میری سامنی آچکا اور وہ زمیندار جسکے لڑکون نی اس بڑہیا کی انبہ توڑی ہین امیر کبیر ہی سو روپیہ دینا اوسی کیا ناگوار ہوگا اور جرمانہ وہ چاہیئے جسکی ادا مجرم کو سخت معلوم ہو اس لیے اوس زمیندار بدر مجرم سے ۱۰۰ سو روپیہ اوس ضعیفہ کو دلوائی جائین اور وہ مع اہل وعیال چار برس قید رہے کہ اور لوگ یہ خبر سنکے اپنے لڑکون کے ہر دم خبرگیران رہین اونکے حال سے غافل نہون اور اوس ضلع کا حاکم جہان یہ بڑہیا تین مہینے سرگردان رہی اور اوسکی فریاد نہ سنی اس غفلت وسہل انگاری کی جرم مین چہہ مہینے معطل رہے اور اوسکے ماتحت بہی تین مہینے کاروبار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرکاری سے باز رکھے جائین + مولف

غضب اللہ کا ہے قہر شاہی	نہین رہتی مروت پھر کسی کی
اگر دل بند ہوا وسکا گنگار	سزا سے اوسکا پھر بچنا ہی دشوار
کرے جسطرح آتش وم مین فی النار	پرستندہ کو بھی چھوڑے نہ زنہار

بموجب مقولہ سعدی

اگر صد سال گبر آتش فروزد	چو یکدم اندر آن افتد بسوزد

اور جس بادشاہ کے قہر و لطف کا کچھ نتیجہ نیک و بد نہ ظاہر ہوا وسکو رعایا بھی نہین چاہتی ہے + مولف

اگر راجہ کے قہر و خرمی کا	نتیجہ نیک و بد ظاہر نہوگا
نچاہے گی رعایا اوسکو زنہار	وجود اوسکا ہر اک سمجھیگا بیکار
نہوگا مرد جس عورت کا شوہر	نہ سمجھے گی اوسے خس کی برابر
محبت کی عوض ہوگی عداوت	کریگی جاے الفت اوس سی نفرت

غرض کہ مہاراج بہوج جب اوس ضعیفہ کا مقدمہ فیصل کر چکے حاضرین وقت سے مخاطب ہو کے فرمایا + مولف

یہ ہی اے حاضرین وقت اب سب	رہو پابند میرے حکم کے سب
خطاے اولین کو بخشدونگا	دوم لغزش مین بدلا اوسکا لونگا
خطا ہویگی جس سی تیسری بار	کرونگا اوسکو مین موقوف و بیکار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

رہو قانون سرکاری کے پابند	کہ ہو مالک تمہارا تمسے خرسند
خلاف اسکے کروگی گر کوئی کام	تو اوس آغاز کا بد ہوگا انجام

پھر مہاراج نے پھر نیدڑ پنڈت حاکم شرع سے فرمایا کہ عادل و منصف کا کیا نشان ہے اوس نے جواب دیا۔ مؤلف

جو ہو کوئی دانائے علم کلام	حدیث و فقہ ہو زبان پر تمام
سمجھتا ہو کل علم اخلاق کو	زمانہ کی حالت سے آگاہ ہو
حقیقت نما حق شنو راست گو	نہ ہو وہ کسی کا محب و عدو
شگفتہ جبین بردبار و متین	خرد آفرین صاحب داد و دین
وہ ہے لائق مسند عدل و شرع	کہ ہے بیشتر واقف اصل و فرع

مہاراج نے یہ سنکے اون سولہ[16] علمای غریب الوطن کو جو بامید پرورش حاضر ہوئے تھے بلایا اور اون سے جملہ علوم مین سوال کئے اور جواب معقول پاکے اونمین سے چودہ[14] پنڈتونکو یہ جنکے نام ہین کالی داس[1] بررچ[2] مہیشور[3] بانڑ[4] میوڑ[5] بامن دیو[6] ہر[7] شنکر[8] بنایک[9] مدن[10] بدیا بنود[11] بلنہر[12] علم[13] کوبہار نیڈریک[14] بعد تقرری تنخواہ معقول حاضر دربار رہنے کا حکم دیا کہ جس معاملہ مین سہو و خطا ہو بتا دیا کرین اور یہ فرمایا کہ ہر ہفتہ مین اپنی اپنی باری ہر ایک شخص پانچون مدرسون مین

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاکے امتحان لیا کرے اور خود بھی کبھی کبھی مدرسون مین آنیکا اقرار کیا اور گوکل[15] اور تارنیدر[16] دو پنڈتون کو کہ سولہ پنڈتون مین باقی رہے تھے اون دو مدرسون مین جو نئے مقرر کیے تھے تعلیم اطفال کے لیئے معین فرمایا اور ایک ایک گاون انکو جاگیر مین دیا اور سو سو لڑکے اونکے سپرد ہوے اور یہ ارشاد فرمایا کہ کل صبح کو سوارونکا امتحان کیا جایگا جو فنون سپہ گری مین ہوشیار ہون گے انعام پائین گے اسکے بعد پنڈت پھر نیڈر سے یہ فرمایا کہ آپ ہمارے ملک مین دورہ کرکے سب پنڈتون کا حال مفصل لکھین کہ علم و عمل مین کیسے ہین جو ہوشیار و مستعد ہون وہ وجہ معینہ سے سوایا پائین اور جو اوس کے خلاف ہون اونکی تنخواہ سے چہارم حصہ کم کردیا جاے تو اور پاک بلاک مین کی تحریر کے خلاف کہین نہونے پاے ۔

مؤلف

تھے یہ دونون جو پیشوای انام — سب بہت خوب انکے ہین احکام
یہ عجب جامع مسائل ہین — علم دینی مین دونو کامل ہین
انکے جملہ کلام کے مطلب — عدل و انصاف سے ہین منسوب
ہین او نہین حاکمون سے ہون خرسند — انکے احکام کے جو ہین پابند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراج بھوج کے اس قول کا آج تک اثر باقی ہے کہ مہاجنان
انگریز بھی انہین کی کتابون کے موافق اہل ہند کے معاملات
فیصل کرتے ہین خلاصہ کلام یہ کہ جب مہاراج یہ کہچکے چوبدار
نے عرض کی کہ حضور کوتوال شہر حاضر ہے فرمایا آنے دو کوتوال
آکے آداب بجالایا مہاراج نے پوچھا شہر کا کیا حال ہے کوتوال
نے عرض کی کہ سب طرح خیریت ہے حضور کے اقبال سے
رعایا بخوف مفسد و بدمعاش بسر کرتی ہے مہاراج نے فرمایا
شہرمین کتنے چوکیدار ہین اوس نے عرض کی نوسے فرمایا
کے گھر ایک چوکیدار کو سپرد ہین اوس نے عرض کی سو گھر
فرمایا کتنی رات گئے روند اوٹھتی ہے اوس نے عرض کی بعد
نصف شب فرمایا چوکیدار شہر کی خبر کسوقت پہنچاتے ہین اوسنے
عرض کی قریب شام مہاراج نے فرمایا بہت ہوشیار و بیدار و مستعد
رہنا چاہیئے کہ چوری اور ڈاکہ زنی نہونے پائے اسی طرح
سب عہدہ دارون سے جو حاضر دربار تھے اونکے عہدونکی
موافق سوال کئے اور ہدایتین فرمائین اتنےمین چوبدار نے
عرض کی کہ حضور تین گھڑی دن باقی ہے اور چند پنڈت
دردولت پر حاضر ہین مہاراج نے فرمایا بلا لو جب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ پنڈت حاضر ہوئے مہاراج نے پنڈت بررج اور
پنڈت بلھدر سے فرمایا کہ ان پنڈتون سے کچھہ سوال علمی کرو
اور اسوقت انکو حسب لیاقت نقد و جنس دلواکے رخصت
کردو یہ حکم دیکے مہاراج نے مع چند مصاحب سوار ہوکے
بازار و باغ کی سیر کا عزم کیا ہر بازار دیکھا کہ ہر شخص اپنے
کام مین بھی مصروف ہے اور اپنے لڑکون کو پڑہاتا بھی جاتا ہے
کام کا بھی خیال ہے کتاب پر بھی نظر ہے جملہ اہل حرفہ کو اس
صورت سے دیکھکے مہاراج نے بدہ ساگر اپنے مصاحب سے
فرمایا کہ ان لوگون کا یہ طریقہ ابتدا سے تھا یا جب سے
تعلیم کے بارےمین ہمارا حکم عام جاری ہوا ہے ان لوگون
نے یہ امر اختیار کیا ہے اوس نے عرض کی کہ جب سے
حضور نے یہ حکم قطعی نافذ فرمایا کہ جو کوئی سال بھر کے اندر
کاروبار کے لائق نہوگا یعنی جاہل رہیگا وہ شہر سے نکال دیا جائیگا
اور اوسکا مکان کسی غریب الوطن پنڈت کو دیا جائیگا اس
خوف سے سب کو درس و تدریس کا شوق ہوا ہے یہ سنکے
مہاراج نے ایک جوہری کو کہ خود پڑہ رہا تھا بلاکے پوچھا
کہ تم کیا پڑہتے ہو اوس نے عرض کی حضور اول مین ہملوگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی کاربرآری کے لیے صرافی کا حساب کتاب سیکھتے تھے جب سے حضور نے علم سنسکرت کے حاصل کرنے کا حکم عام دیا ہے خانہ زادنے وہی شروع کیا ہے چار دن مین پچیس حروف یاد کیے ہین مہاراج نے یہ سنکے بکمال بشاشت فرمایا کہ تمہارے اس ارادے سے مین بہت خوش ہوا اسکے صلے مین اب تمہاری ہی دکان سے جواہرات خرید کیا جائیگا جوہری یہ سنکے شاد ہو گیا مہاراج نے سواری آگے بڑہوائی یہ خبر سنکے اور سب کو زیادہ تر تحصیل علم کی فکر ہوئی وہ جوہری جس سے مہاراج نے گفتگو کی تھی خوشی سے پھولون نہ سماتا تھا اور سب سے یہی کہتا پھرتا تھا کہ فقط اس پڑہنے کی وجہ سے مہاراج نے خود مجھسے باتین کین اور میرا مال ہمیشہ خریدنے کا وعدہ فرمایا ایک پنڈت نے یہ سنکے اس جوہری کو تعریف علم مین یہ نظم سنائی

مؤلف

علم سے انسان نے پایا کمال
ہے یہ دولت بے نظیر و لازوال

بہر انسان عمدہ زیور علم ہے
رشک صد گنجینۂ زر علم ہے

موجب عیش و مسرت ہے یہی
باعث تفریح و بہجت ہے یہی

ساتھ رہتا ہے یہی شام و پگاہ
ہے برادر سے زیادہ خیرخواہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علم ہی سے عزت و تکریم ہے
اسکی واجب شاہ کو تعظیم ہے
اسکی جانب جو کوئی مائل نہین
جسکو دولت علم کی حاصل نہین
ہے غلط اوسکو اگر انسان کہین
اوسکو لازم ہے کہ سب حیوان کہین

جوہری نے پنڈت سے یہ مضامین سنکے کہا کہ حقیقت مین بے علم آدمی حیوان کے مثل ہے ادھر مہاراجہ صاحب سیر کرتے ہوئے ایک فیلخانہ کے قریب پہنچے وہان ایک بڑا ہاتھی مست شریر بھاری رسّون مین بندھا کھڑا زور کر رہا تھا مگر رسّی اسقدر مستحکم تھی کہ توڑ نہ سکتا تھا یہ حال دیکھکے مہاراج نے بدہ ساگر اپنے مصاحب کی جانب نظر کی وہ دانا یہ دھر

یہ زبان پر لایا + مؤلف

جو رشتہ ہاتھہ کا یائے اشارہ
وہ ہوجائے اوسیدم پارہ پارہ
بہت رشتے اگر ہون جمع یکجا
نہ زور اوس سے چلے فیل زیانکا
نہ جبتک فرق جمعیت مین آئے
ہے مشکل اون سے ہاتھی چھوٹ جائے
جو کچھہ حضرت نے ہے اسوقت دیکھی
ہے خوبی اتفاق باہمی کی

اس وقت اس ہاتھی اور رسّی کی کیفیت دیکھکے ثابت ہوا کہ اگر چند کم زور متفق ہوجائین تو زبردست پر غالب آسکتے ہین مہاراج نے فرمایا کہ سچ ہے میرے خیال مین بھی یہی بات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آئی تھی دانائی یہی چاہتی ہے کہ بات سے بات پیدا کرے اہل تجربہ کو یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ کنایہ و اشارہ سے مطلب نکال لیتے ہیں۔ مؤلف

یہ ہے قول خردمند آشکارہ — ہے عاقل کے لئی کافی اشارہ
اشارہ سے سمجھ جاتے ہیں حیوان — غضب ہی گر نہ سمجھے مرد انسان

مغز سخن کو پہنچنا نتیجہ عقل ہے کہ اور تیزی عقل قوت علمی پر موقوف ہے بشرطیکہ اول سے مادہ فاسدہ جمع نہوا ور عقل بھی رکھتا ہو ورنہ علم بے فائدہ ہے اور علم کے ساتھ عمل بھی ضرور ہے گدہے پر کتابیں لدنے سے اوسکو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بار سے اوسکو تکلیف پہنچتی ہے۔ مؤلف

علم تو گنجینہ اسرار ہے — ہو نہ عمل اوسپہ تو بیکار ہی
بہتر و افضل ہی اوس انسان سے خر — بار کشتی کا تو ہے اوسمین ہنر
بات نہ سمجھے گا نہ سمجھائیگا — مال تو منزل پہ وہ پہنچائیگا

مہاراج اپنے مصاحب سے اسطرح کے سخنان دل پسند کہتے ہوئے ایک بوستان رشک گلزار جنان مین پہنچے وہان سنہری کی لہک بھونون کی جہک فرحت انگیز تھی درختان میوہ دار کا جھومنا ڈالیون کا بار بار حرکت باد بہاری سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمین کا چومنا نیا لطف دکھاتا تھا مرغان خوش نوا کی صدا
ہر چمن کی فضا سے مہاراج نے خوش ہوکے فرمایا +

مؤلف

جو کہ ہین نیکبخت و اہل سخا	جھکتے ہین پاکے دولت دنیا
کسقدر سر بلند ہین اشجار	جھک گئے آپ جب ہوئی پر بار
اور ہین جتنے سفلے بد طینت	ملگئی گر او نہین کوئی دولت
اصل کو اپنی بھول جاتی ہین	تھوڑی مایہ سے پھول جاتی ہین

ایسی نصائح آمیز باتین کرتے ہوئے مہاراج اپنے مصاحب سمیت باغ سے مراجعت کرکے داخل محلسرا ہوئی دوسری دن رنٹر دھیر افسر فوج کو ساتھ لیکے سوارون کو دیکھنے ہاتھی پر سوار ہوئے وہان پہلے ہی سے پریٹ پر بموجب حکم جملہ رسالی صفین جمائے قرینے سے استادہ تھے جب مہاراج کی سواری قریب پہونچی سب سوارون نے یکبارگی تلوارین اوٹھاکے سلامی دی مہاراج نے سب کا سلام لیا اور جانب شمال اپنا ہاتھی رکوا دیا قرنا نواز جس جس طرح کی بولیان قرناین بجاتا تھا اوسی کے موافق اہل لشکر قواعد کرتے تھے قرنانواز کو مہاراج نے قریب بلا کے یہ حکم دیا کہ قرناین ایسی بولی بجاوے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کہ فوج مغرب کی جانب سے مشرق کی سمت آجائے اوسنے
ایسی آواز دی کہ پچیس [۲۵۰۰۰] ہزار آدمی جو مغرب کی جانب کھڑی تھی
طرفۃ العین مین مشرق طرف آگئی پھر مہاراج نے یہ حکم دیا کہ
کہ ایسی آواز دے کہ پورب کی فوج پچھم کی جانب اور اوتر
کی دکھن کی طرف آجائے پھر ایسا ہی ہوا اس قواعد سے مہاراج
بہت محظوظ ہوئے اور قرنا نواز سے فرمایا + **مؤلف**

سنادے فوج کو قرنا مین اب صدا ایسی
کہ ملکے نقل کرے قلعہ چکا بو کی
ہر ایک سمت سے سب آکے گھیر لین مجکو
کہ مجھپہ آج عیان انکی کاردانی ہو
دکھائی فوج نے راجہ کو وہ قواعد جب
کمال شاد ہوئے راجہ و ملازم سب

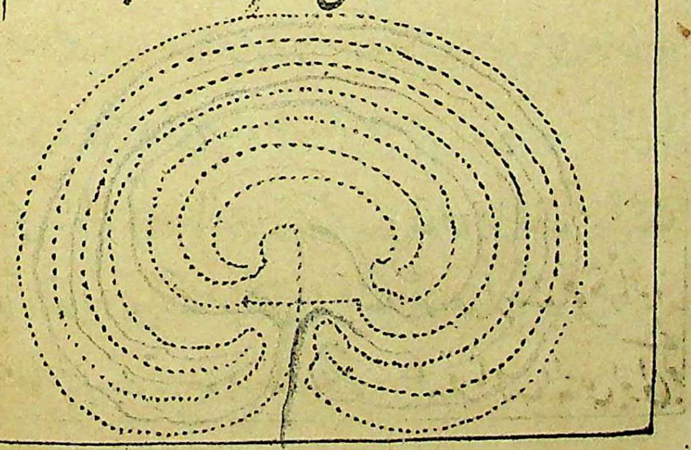

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رنٹر دہیر افسر فوج نے دست بستہ مہاراج سے عرض کی کہ حضور نے سپاہ کی مشاقی ملاحظہ فرمائی کہ کس چالاکی سے فوج قلعہ چکابو کی شکل بن گئی مہاراج گو اوسکی مستعدی اور فوج کی کارگذاری سے بہت خوش ہو چکے تھے لیکن یہ جواب دیا کہ اس طرح کا قلعہ باندھنا کچھہ مشکل نہیں ہے ہاں کنول کی شکل کا قلعہ باندھنا دشوار ہے رنٹر دہیر نے عرض کی کہ اگر حضور حکم دین تو وہ کام بھی باقبال سرکار یہ لوگ دسکھا سکتے ہین مہاراج نے قرنا نواز کی جانب مخاطب ہوکے یہ ارشاد فرمایا

مؤلف

بدل سن ای میرے لشکر کو دستیار
کہ اہل فوج میری گرد سب آئین
برہنہ سبکی تیغین سربسر ہون
ہو تینتیس اونکے بعد اسطرح باہم

سنا قرنا مین اب تو ایسی آواز
کنول کی شکل سے استادہ ہو جائین
ہون اول آٹھہ پھر سولہ نفر ہون
کہ ہون اہل نظر حیران و خرم

یہ مہاراج کا حکم سنکے قرنا نواز نے قرنا مین ایسی آواز سنادی کہ طرفۃ العین مین ساری فوج آٹھہ آٹھہ اور سولہ سولہ اور تینتیس تینتیس نفر جدا ہوکے مہاراج کو درمیان مین لیکے اپنی اپنی جگھہ کنول کے پھول کی شکل صف بستہ ہوئی ✣-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنول کی شکل قلعہ

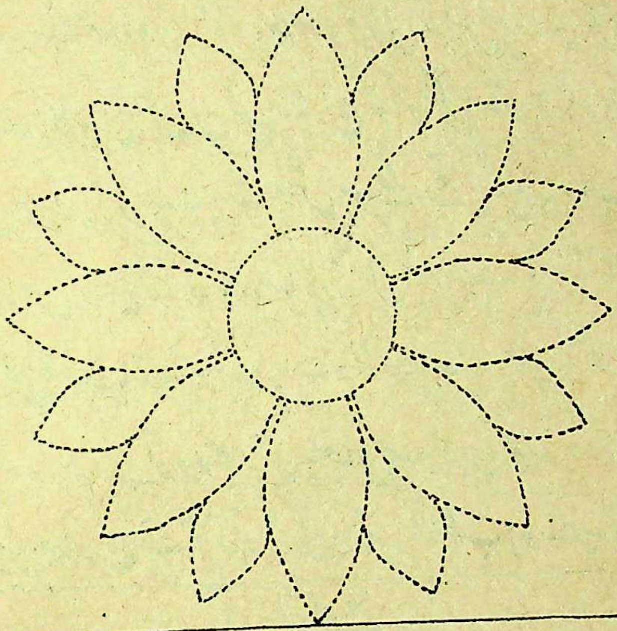

مہاراج لشکر کی یہ چالاکی دیکھکے نہایت خرسند ہوئے اور
سبکو تنخواہ سے پانچ حصّہ زیادہ انعام دلوایا اور رنڑوہیر
افسر فوج سے فرمایا کہ اس وقت امور ضروری سے اتنی
فرصت نہین ہے کہ لشکر کی چو رنگ وغیرہ کی بھی سیر دیکھون
یہ امتحان اور دن پر موقوف رہا تم اسی طرح اپنے کار
متعلقہ کی انجام دہی مین مصروف رہو یہ کہکے وہان سے
قریب کی جنگل مین بارادۂ شکار تشریف لیگیے اور آہو خرگوش
وغیرہ کا شکار کرکے ایک ہرن کے پیچھے تنہا گھوڑا اوٹھادیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چہہ کوس پر جاکے راہ بہول گئے وہان ایک دہقان کا لڑکا اپنے کہیت کی حفاظت کو کہڑا تہا اوس سے مہاراج نے اوجین کا راستہ پوچہا اوس لڑکے نے یہ جواب دیا +

مؤلف

چہہ کوس اسوقت دور اوجین سمجہئے	یہانسے جاؤ سیدہے داہنے کو

یہ نظم زبان سنسکرت مین اوس طفل دہقان سے سنکے مہاراج بہت خوش ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ اگر حق نے چاہا تو میرے شہر مین اسی طرح کرمی کمہار وغیرہ بہی لکہہ پڑہ جاینگے اسی خیال مین داخل شہر ہوکے زیب دہ مسند ہوئے اور بعد سر انجام امور سلطنت شام کے وقت رونق بخش مجلسرا ہوئے غرض کہ مہاراج ہمہ تن درستی سامان ریاست اور ترقی علم مین مصروف رہتے تہے مگر درس وتدریس کا ایسا بندوبست نہوسکا کہ منڑ مصر کے لڑکی کی طرح اور لڑکے اوسکے ہم سن زبان سنسکرت مین گفتگو کر سکتے اتنا ہوا کہ مہاراج کی آبیاری نصایح سے آدمیون کی زمین دل مین تخم علم کے اکہوئے پہوٹنے لگے مگر عورتون کی زمین دل سیراب نہوئی باوجودیکہ بدیادہری زن منڑ مصر شہر کی لڑکیون کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑہاتے لکھاتے تھے مگر جس طرح مہاراج لڑکون کی تحصیل علم
کی خبرگیران رہتے تھے اسطرح کوئی عورت صاحب اختیار لڑکیونکی
نگران نہتھی اس وجہ سے لڑکیان علم کی جانب جسطرح چاہئے متوجہ
نہ تھین بدیادھری نے اپنی قدرت کے موافق پند و اندرز کی
پالنس سے عورتون کی زمین ناقص دل کو درست کرکے اوسمین
تخم علم بو دیا تھا اور آبیاری توجہ رانی لیلاوتی کی جو مہاراجہ
بھوج سے منسوب ہونے والی تھین اور ہر علم مین طاق و شہرۂ آفاق تھین
منتظر تھی کہ کب مہاراج کی شادی ہو اور رانی لیلاوتی آکے اس شہر
کی لڑکیون کی نسبت اپنے علم کا اثر دکھائے جسطرح مہاراج نے ایک جاہل
جوہری کو علم کی ترغیب دی اور مہاراج کے ذی اختیار ہونیکے
سبب سے وہ ترغیب اثر پذیر ہوئی اسیطرح لیلاوتی آکے اگر جاہل
لڑکیونکو علم کی طرف راغب کرے تو اوسکے دباؤ سے یہ سب علم کی
جانب بدل مصروف ہون بدیادھری اسی فکر مین مدام رہتی تھی
اور اسطرح نصایح دلپذیر لڑکیون کو سنایا کرتی تھی + مؤلف

نہ جس لڑکی کو بھایا علم کا ذکر +	نکی دولت مین جس نے دین کی فکر
وہ گو ظاہر مین ہو ہمشکل انسان	ہے بہتر لاکھ درجہ اوس سے حیوان

ولہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علم ہی سے ہی تواضع کا وجود	ہے تواضع سے لیاقت کی نمود
ہی لیاقت سی حصول مال و زر	مال ہی سے دین پاتا ہے بشر
سب سی بڑھ کی ہی مسرت دین کی	حاصل دنیا ہے دولت دین کی

ولہ

جو ہے شہرت نیک کا خواستگار	وہ کرتا ہی تحصیل علم اختیار

ولہ

علم سے ہی آبرو انسان کی	تاب سے قیمت جواہر کی بڑہی

بدیا دہری اسی طرح کے اقوال پسندیدہ سنایا کرتی تھی اسطرح چھہ مہینے گذر گئے بدیا دہری کو وہ دن پہاڑ ہوگئے تھے اور جواس فکر مین نہ رہتے تھے اور کاروبار مین مصروف تھے اونکو معلوم بھی نہوا کہ چھہ مہینے کیونکر گذر گئے گویا بات کہتی مین کٹ گئے

مؤلف

نہین جسکو جس کام کی فکر روز	ہے مدنظر اور یہی ذکر روز
نہین واقف سختی انتظار	کہ کٹتے ہین کسطرح لیل ونہار
جو ہی مائل خواب غفلت بشر	اوسی وقت کی چال کی کیا خبر

خلاصہ یہ کہ جب مہاراج بھوج کے عقد کے دن قریب آئے سامان شادی فراہم ہونے لگا تمام شہر مین شادی کی خوشی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظاہر ہوئی ہے یعنی جملہ خاص و عام نے شادی کی
مین اپنا کار و بار ترک کر دیا مگر مہاراج کے افعال و کرداری
کچھ رنج و خوشی کا ظہور نہوا جس طرح کار سلطنت مین مصروف
رہتے تھے اوسمین فرق نہ آیا حقیقت مین رئیسون کو ایسی ہی

طریقے ہوتے ہین + مولف

جہان مین اہل دانش ہین جو انسان
سمندر کا ملا ہے ظرف جنکو
سمندر کی سوا دریا مین جتنے

وہ ہر اک حال مین رہتی ہین یکسان
او بلو کب ہین کیسی ہی خوشی ہو
اوبل جاتی ہین بارش کی سبب سے

اسی عالی ظرفی و بلند ہمتی و انجام بینی کے سبب سے مہاراج
مدام خالق کی طرف رجوع اور دین کے کامون مین مصروف
رہتے تھے اور اکثر یہ زبان پر لاتے تھے + مولف

صحیح الجسم جب تک آدمی ہے
اوسے لازم ہے کچھ انجام کی فکر
رہیگا جو مطیع حکم باری
ہوئی جب مضمحل پیری سی اعضا
ہو اسوقت آخرت کی فکر ایسی
بجھانے کے لیے کھودی کوان وہ

ضعیفی اور پیری سے بری ہے
رہے ورد زبان خالق کا بھی ذکر
اوسکو ہوگی حاصل رستگاری
نہ بن آئیگا ہرگز کار عقبا
لگائے گھر مین جیسے آگ کوئی
خدائے پاک سی مانگے امان وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے ہی خیالات سے انسان برائیون سے محفوظ اور دین و
ایمان کی فکر مین مبتلا رہتا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ شدنی امور کا
بہرحال ظہور ہوتا ہے نیکی و بدی مین انسان کی جہد و کوشش
کو دخل نہین پس فکر و تدبیر بیفائدہ ہے + **مؤلف**

جو کوئی ہونے والی بات ہی ہو گی ضرور اک دن
مقدر کا بدلنا فکر و کوشش سے نہین ممکن
عبث ہے جد و جہد و پیروی و دور اندیشی
جو کوئی غیر ممکن بات ہے وہ کس طرح ہو گی

خالق جہان نے روز ازل جسقدر جسکے لیے رنج و راحت و دولت
و فلاکت عشرت و عسرت عزت و ذلت مقرر کر دی ہے اوسمین سر مو
فرق نہوگا اسمین تدبیر بیکار ہے **مؤلف**

ہر اک بندہ کے حق مین کلک تقدیر
جو کچھ روز ازل کرتا ہے تحریر
نہین ہے دخل اوسمین بیش و کم کو
خلاف اوسکے نہوگا اک سر مو
جو سوچا کر سخی کے پاس جاؤن
بہت سا مال و زر بیشبہہ پاؤن
یہ بیشک ہے خیال خام اوسکا
سوا ہرگز نہ قسمت سے ملیگا
جہان مین لاکھ مینہ شدت سے برسے
پپیہے کو ملین گے چند قطرے
قروکے درمیان ہو آب نایاب
وہان بھی تشنہ لب ہوتا ہے سیراب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

جو کوئی درمیان معدن زر	بناتے مال و زر کے طمع سے گھر
نہ پورا ہوگا یہ اوسکا ارادہ	نہ پائیگا مقدر سے زیادہ
سبو بھرنے کو جو دریا پہ جائے	سبو سے اک سوا قطرہ نپائے
پشیمانی ہے گر کوشش کی آخر	تو بہتر ہے رہے قسمت پہ شاکر

اسکا یہ جواب ہے کہ صرف قسمت پر تکیہ کرنا اندہے لولے اپاہج کا کام ہے اور جنکو حق تعالی نے طاقت جسمی اور تندرستی دی ہے اونکو محض پابند تقدیر رہنا نچاہیے خلاق عالم نے ہر کام کی درستی اور انجام کے لیے تدبیر بھی خلق کی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جس کام کی تدبیر کی جاتی ہے وہ جلد انجام کو پہنچتا ہے اس تجربہ پر بھی تدبیر کو باختیار ترک کرنا دلیل کاہلی و سستی و کم ہمتی ہے + مؤلف

جو ہین عاجز و دردمند و ضعیف	مریضان و بیدست و پا و نحیف
او نہین تکیہ لازم ہے تقدیر پہ	کہ قادر نہین ہین وہ تدبیر پہ
توانا کو یہ امر لازم ہے کب	کہ اوسکے جوارح سلامت ہین سب

خردمندی و انجام بینی و صحت حواس یہ چاہتی ہے کہ ہر کام خوب سوچ کے کرے کہ انجام مین پشیمان نہو + مؤلف

ہوتا ہی ہر اک مقام پر ای ماہر	انسان کی فعل کا نتیجہ ظاہر

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گو عقل بشر ہے تابع بخت مدام	لائق ہے ہر ایک کو سوچ کی کری کام
گر خوب سمجھ کی کام کرتا ہی کوئی	الزام سی عقل کو وہ ہوتا ہی بری

دنیا مین مطلب برآری کے لیے تقدیر و تدبیر دونون لابدی و ضروری ہین + مؤلف

برای امور جہان ای لبیب	بنائی ہی خالق نی گاڑی عجیب
وہ دو پہیون سی خوب کرتی ہی کام	ہے اون دو کا تقدیر و تدبیر نام
یہ معلوم ہے کوئی گاڑی کہین	کبھی ایک پہئی سے چلتی نہین

خلاصہ کلام یہ کہ جب مہاراج بھوج کی برات کی روانگی کا وقت آیا چوبدار نے آکے عرض کی کہ حضور برات کے چلنی کی ساعت آگئی یہ سنکے مہاراج فوراً دربار سے داخل محلسرا ہوئے اور رسوم مقرری سے فارغ ہوکے باہر تشریف لائے اور سوار ہوکے مع اسپان خاصہ و فیلان کوہ شکوہ و پیادہ و سوار بڑے طمطراق سے روانہ ہوئے ناظرین و تماشائین برات کا سامان و سواری کا انتظام دیکھکے اک زبان کہنے لگے + مؤلف

برات اس رنگ کی دیکھی کہان ہے	یہ شان خالق کون و مکان ہے
دوان ہین ایسے گھوڑے چست و چالاک	بنای جنکی باد و تند بھی خاک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri.

مرصع ہین سب اونکی زیور وزین
عجب خوبی ہی انمین طرفہ تزئین

نئے انداز ہین لنکے نئی رنگ
ہی جنکو دیکھکی عقل بشر دنگ

کبھی دیکھے اگر چال انکی اکبار
یقین ہی کبک بھولی اپنی رفتار

بصد طوفان نمی گردد سمش غرق
بدریا موج بر روئی ہوا برق

کہان ہین ایسے ہاتھی کوہ پیکر
کہان دیکھی ہین ایسی جہولین پرزر

کسی کا قول یہ حق ہی بجا ہے
ہی جسکی چال اوسیکو خوشنما ہے

چلا جو غیر کی رفتار کوئی
تو اوس نی چال خود اپنی بھی کھوئی

کہتے ہین کہ بڑی شوکت وشان سے براتیون نے پانچ کوس پر جاکے جہان انبہ املی جامن وغیرہ کے درخت گنجان تھے وہان منزل کی سب اپنی اپنی لبسر کے موافق درخت دیکھکے اونکے سایون مین اوترے اور نہانے کھانے مین مصروف ہوئے جب آفتاب بلند ہوا جس جس درخت کے سائے مین اترے تھے وہ سائے گھٹنے لگے سب نے اپنے اپنے بستر اوٹھائے اور بڑہتی ہوئے سایوںین جاکے اوترے ؞

مؤلف

ترقی کی نشان ہون جسمین آثار
سبھی ہین ایسی سائے کے طلبگار

وہ سایہ کہ بہت اول ہین کم ہو
ترقی کی توجے امید سب کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر بہیونچا ہے سایہ انتہا پر	تو اوسکے دمبدم گھٹنے کا ہی ڈر
نہین کرتا ہے خواہش اوسکی عاقل	کہ وہ سایہ ہے مثل بدر کامل
ہماری اس بیان سے یہ عیان ہے	ترقی کا طلبکار اک جہان ہے
تنزل کا ہو جسکے وہم غالب	کوئی ہوتا نہین اوس شے کا طالب

خلاصہ یہ کہ سب فوج دوبارہ سایے مین اتری اور ہاتھیون کو بھی سایے مین باندہا۔ مؤلف

جنکی تہین بہت جن درختونکی شاخین	ہوئی ہاتھیونکی نہ گنجایش اونمین
جو مین فیلبانون کا پایا اشارہ	کیا ہاتھیون نے اونہین پارہ پارہ
جدا جب ہوئین ڈالیان ہر شجر کی	تو باندہی گئے اونکے سائے مین ہاتھی
سمجھہ جائین گے اس سے اہل بصیرت	کہ پاتی ہین سب اپنی محنت سے راحت

جب ہاتھی بندہ چکے گھوڑون کی نوبت آئی کوئی گھوڑا ہنہنانے لگا کوئی باگ ڈور توڑا کے بھاگا ❖ مؤلف

کہین گھوڑونمین وہ ہونے لگی جنگ	ہوئے لشکر کے سب خرد وکلان تنگ
کسی نے کود کی توڑی پچھاڑی	کوئی بھاگا جدا کرکے اگاڑی
سئیسون کو کیا حیران پریشان	گریزان سب ہوئے انسان حیوان
کہین انسان یا حیوان ہو کوئی	بدلتی ہے نہین عادت کسی کی

تہوڑے ہی دن رہے اکثر اہل لشکر خرگوش کی شکار کو میدان مین گیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مؤلف

یکایک نظر ایک خرگوش آیا — ہر اک نے قدم اوسکے پیچھے اوٹھایا
سبھون نے جو گھیرا اوسے ہر طرف سے — تڑپ کر وہ نکلا ہو انکی صف سے
بہت لوگ دوڑے تعاقب مین اوسکے — لیے تھا کوئی چوب اور کوئی ڈھیلے
پڑی سخت ہر سمت سے مار اوسپر — مگر چوٹ آئی نہ زنہار اوسپر
جب اون دشمنون سے نکلکر وہ بھاگا — لیا روک اک شخص نے اوسکا آگا
کیا وار ایسا قضا کار اوسپر — کہ وہ گر پڑا بس اوسی جا پہ مرکر
شکار اوس نے یہ بمشقت جو پایا — بخواہش اوسے دوڑکے خود اوٹھایا
پھری ہوکے مایوس سب اپنی جا پر — نہایت پریشان و حیران ہوکر
کرے لاکھ کوئی مشقت گوارا — چلے گا نہ تقدیر سے بس کسی کا
ہے قسمت مین جس شخص کے مال و دولت — وہ تھوڑی سے محنت مین پاتا ہے راحت

حاصل کلام یہ کہ اسی طرح منزل بمنزل برات شہر پٹنہ مین داخل ہوئی وہان راجہ پٹنہ نے بڑا سامان مہیا کر رکھا تھا ساعت سعید مین اوس مہر سپہر سلطنت کا ماہ برج خلافت سے عقد ہو گیا راجہ پٹنہ نے جہیز مین مہاراج بھوج کو اسقدر نقد و جنس ہاتھی گھوڑے خادم دئے کہ مہاراج بھوج کے ساتھ دوسری برات ہو گئی اور اپنی لڑکی لیلاوتی کی خدمت کیواسطے چند لونڈیان نادرہ روزگار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رخصت فرمائین اونمین مدن مالنی نام نہایت چالاک اور ہر فن
مین ہشیار تھی جب راجہ پٹنہ نے برات کو رخصت کیا مہاراج
بھوج مع عروس بڑے عیش و آرام دہوم دہام سے اوجین
مین داخل ہوئے لیلاوتی کے پہونچتے ہی تمام شہر مین اوسکے اور
مدن مالنی کے علم کی شہرت ہوئی بدیادہری زن منسٹر مصر کہ لیلاوتی
کی مدت سے مشتاق تھی اپنے شاگردون سے چار لڑکیون کو کہ
ہشیار تھین ساتھ لیکے مہارانی کی ملاقات کے واسطے آئی
اوسوقت مہاراج اور مہارانی ایک ہی جگہہ بیٹھے تھے اوس
زن صاحب کمال کو دیکھکے خوش ہوئے زن منسٹر مصر سامنا
ہوتے ہی مصلحتہً یہ زبان پر لائی مولف

سنو مجھسے مہارانی مہاراج ۔ خدا نے تمکو بخشا تخت اور تاج
بڑا ہو اسقدر اب علم و دولت ۔ کہ خود دونون کو ہو تم سے محبت
یہ علم پاک دست راست سے جاکے ۔ خوشی سے دست چپ مین مال و زر آئے
مہاراجہ تو دین مردون کو یہ دو ۔ سدا بخشین مہارانی زنون کو
کہ خلق اللہ کو دنیا بھی ہاتھ آئے ۔ بدولت آپکے عقبی بھی بنجائے

رانی لیلاوتی یہ سنکے ازحد محظوظ ہوئی اور بڑی تعظیم و تکریم سے
بدیادہری کو اپنی مسند کے قریب جگہہ دی اور کہنے لگی کہ اگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپ میری مددگار ہون تو مین یہان کی عورتون کو چندروز مین کارروائی کے قابل کرسکتی ہون ٭ مؤلف

ناریون کو چاہیئے تعلیم ایسی	کرین مردون کی صورت کام وہ بھی

مہارانی لیلاوتی کی شیرین زبانی سے بدیادھری نے نہایت مسرور ہوکے کہا کہ مہارانی جی چھ مہینے سے مین اسی انتظار مین تھی کہ کب آپ آکے عورتون کے دل کو علم کی جانب مصروف کرین اور میری محنت کا نتیجہ حاصل ہو فضل خدا سے اب میرے مکتب مین سو لڑکیان پڑھتی ہین مگر مہاراج کی کم توجہی سے اچھی طرح دل نہین لگاتین حجاب کے سبب سے مہاراج اودہر کبھی قدم رنجہ نہین فرماتے کہ اونکا دل بھر جاے اور مصر جی کے مکتب مین جو دو سو طالب علم پڑہتے ہین وہان مہاراج کبھی کبھی تشریف لیجاتے ہین اور بعد امتحان طلبہ کو حسب لیاقت انعام و نوکری سے سرفراز فرمایا کرتے ہین اس وجہ سے اونکے علم کی ترقی روز افزون ہے اور کئی طالب علم عالم ہوگئے ہین اگر آپ یہان ہوتین اور مہاراج کی طرح میرے مکتب مین تشریف لاتین اور امتحان کرتین اور علم کا اشتیاق دلاتین اونمین سے بھی آج تک چار پانچ لڑکیان عالم ہوگئی ہوتین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ سنکے مہارانی لیلاوتی نے فرمایا کہ مصرانی جی آپ خاطر جمع رکھین اگر حق تعالے نے چاہا تو ایسا بندوبست ہوگا کہ تھوڑی مدت مین آپ کے مکتب کی لڑکیان مصر جی کے سب طالب علمونسے علم مین زیادہ ہوجائینگی اور لڑکیان خود آپ کے مکتب مین آنے کی خواہش کرینگی اور بے طلب چلی آئینگی یہ بات سنکے بدیادہری شاد ہوگئی اور ردن بالپنی کنیز لیلاوتی کو اپنے ساتھہ کی لڑکیون سے سنسکرت مین باتین کرتی دیکھکے رانی سے پوچھنے لگی کہ آپ کی اس کنیز نے کون کون علم پڑہا ہے مہارانی صاحبہ نے جواب دیا کہ صرف و نحو منطق معانی بیان مین اسکو اچھی طرح دخل ہے انکے علاوہ اور علمون سے بھی کچھہ کچھہ واقف ہے یہ کل خواہ پرسون آپ کے مکتب مین حاضر ہوگی اور آج سے آٹھوین دن مین خود آپ کے مکتب مین آکے لڑکیونکا امتحان کرونگی یہ کہکے فرمایا + مؤلف

جنسے ہو روز زور علم سوا	دو ہین تدبیر خوب اسے دانا
طالب العلم جبلہ و علما	ہین یہ سب مستحق بذل و عطا
انکی لازم ہے عزت و توقیر	دے زر و مال و منصب و جاگیر

یہ کہکے مہارانی لیلاوتی نے بدیادہری کے ساتھہ کی چار دن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لڑکیون کو علم مین ہشیار پا کے بطور نوازش شاہانہ ہیرے کی چار انگوٹھیان دین اور رصعہ انی جی کو موتیون کا ہار دیکے رخصت کیا تمام شہر مین یہ خبر عام ہو گئی اہل شہر نے مہارانی صاحبہ کی اس قدر دانی کو سنکے اپنی اپنی لڑکیون کو پڑہانا چاہا اور اتنی ہی بخشش سے علم کا چرچا عورتون مین بھی بڑہ گیا + مولف

یہ سنکے خبر زر کی طالب ہوئین	زنین علم کی طرف راغب ہوئین

ایک دن مہاراج دربار مین رونق بخش مسند تھے کہ مہارانی نے ایک عرضی اپنی جانب سے مہاراج کی خدمت مین بھیجی

عرضی مہارانی

مہر سپہر سلطنت و شہریاری نیر برج خلافت و جہانداری موجد قوانین عدل و داد و دافع بنای ظلم و فساد رعایا پرور عدالت گستر زاد اللہ اقبالہ و اجلالہ - بعد بجا آوری مراتب قدمبوسی کہ موجب سرفرازی ہے بندگان حضور فیض گنجور کی خدمت فیض موہبت مین کنیز عرض پرداز ہے کہ حضور نے جو یہ حکم محکم نافذ فرمایا ہے کہ ہمارے شہر کی رعایا لباس علم و ہنر سے آراستہ ہو اور کوئی نادان و جاہل یہان رہنے پانے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ظاہرا حضرت کو اس حکم قطعی کے بحال رکھنے کی فکر نہین
معلوم ہوتی اور صاحبان دانش نے یہ لکھا ہے + مؤلف

جو ہو صاحب لشکر و تاج و تخت	کسی امر مین وہ نہ دے حکم سخت
اگر حکم محکم کوئی دے چکے	تو اوس مین کبھی فرق آنے نہ دے

اس بیان سے میری یہ غرض ہے کہ اگر حضور نے ترقی علم کی
بارہ مین حکم سخت دیا ہے تو اوسکا بحال رکھنا بے تدبیر عمدہ
ممکن نہین اور کوئی ایسی مشکل نہین جو تدبیر سے سہل نہو جاے
اسلیے کوئی خاص تدبیر اس بارہ مین ضرور ہے اور وہ یہ ہے
کہ شہر مین اسطرح منادی کی جائے + مؤلف

جو ہین جاہل محض نادان خودسر	زن و مرد پڑھین نہ قسمت جبین پر
نہ مانے گا جو کوئی یہ حکم حاکم	وہ بے شبہہ سرکار کا ہوگا مجرم
اوٹھائیگا جرمانہ کی روز سختی	پڑھیگا جو شخص اوسکو مہلت ملیگی

اس حکم کے جاری ہونے سے لوگ خود علم کی جانب رجوع
ہون گے فقط اس نامۂ حکمت آمیز کو مہاراجہ صاحب نے
سراپا معائنہ فرما کے علماے وقت سے پوچھا کہ ایسے حکم کا جاری کرنا
مناسب ہے یا نہین انہون نے مضمون نامہ پڑھ کے عرض کی

مؤلف

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کوئی حکم ہو نقصان سے خالی	ہوا اسمین منفعت دونون جہان کی
ہے اوسمین فکر کرنا نامناسب	وہ فوراً جاری ہی کرنا ہے واجب

جب علماء شہر اسپر متفق ہوئے مہاراج نے منشی سے کوتوال کی
نام اوسی مضمون کا حکم نامہ لکھوا کے بھیج دیا کوتوال نے اوسیوقت
شہر مین یہ ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی جاہل ماتھے پر ٹیکا نہ لگاوے
جو لگاوے گا وہ سرکار کا مجرم و گنہگار ہوگا اور اوسپر ہر روز پانسو ٹکہ کا
جرمانہ ہوگا اس ڈھنڈھورے کے پیٹتے ہی سارے شہر کے
جاہل لہو لعب سے باز آئے تحصیل علم کی جانب راغب ہوئے
اور سب اپنی اپنی لڑکیون کو مدرسہ مین بھیجنے پر آمادہ و مستعد
ہو گئے اسکے بعد مہارانی لیلاوتی کے پاس جب شہر کی رئیسون کی
عورتین حسب معمول حاضر ہوئین مہارانی صاحبہ نے اونسے
بھی فرمایا کہ آجکل مین درس تدریس کے بندوبست مین
مصروف ہون اس سے بہت کم فرصت رہتی ہے تم لوگون کو بھی
مناسب ہے کہ بدیا دھری کے مکتب مین آج کے آٹھوین دن
سب حاضر ہو مین بھی وہان امتحان کو آؤن گی اور مدن مالنی
کنیز کو بلا کے کہا کہ کل تو برنج اور بلفنشر پنڈتون کو ساتھ لیکے
لڑکیون کے مکتب مین جانا اور بعد امتحان و طریقہ درس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لڑکیون کی فہرست لکھکے ہمارے پاس بھیجدینا کل لڑکیون کے مدرسے مین کئی طرحکا انتظام کرنا ہوگا کہ مہرانی جی کی خاطر جمع ہوئے کہکے کالی داس وغیرہ اون چودہ عالمون کو جو مہاراج کی محفل کی جان تھے طلب فرمایا اور یہ چند سوال کیے +

سوال مہارانی لیلاوتی

یہان کے راج مین کون لوگ زیادہ رہتے ہین —

جواب برہمن چھتری بیس سودر چارون قومین بکثرت ہین —

سوال — ان لوگون کو علم دینی کے موافق پڑہنا مناسب ہی یا نہین اور یہان علوم دینی سب جگہہ جاری ہین یا کہین کہین —

جواب — ان لوگون کو پڑہنا مناسب ہے اور اس راج مین سب جگہہ علم دینی جاری ہے —

سوال — اگر اس علم کا یہان چرچا ہے تو جاہل بہت کیون ہین کیا وہ علم دینی سے مستثنیٰ ہین اور اگر علم مین شامل ہین تو انکے جاہل رہنے مین کسکا قصور ہے مہاراج کی خطا ہے یا علما کی یا رعایا کی بغور و فکر اسکا جواب دو اس سوال کے جواب مین سب لاجواب ہوئے آخر دست بستہ عرض کی کہ ہم سب متفق الرائے ہوکے مہاراج کی صلاح سے اسکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جواب دین گے اور وہ انسی مہاراج کے پاس آکے سب کیفیت مفصل عرض کی کہ مہارانی صاحبہ نے ہم سے یہ سوال کیے اور ہمنے یہ جواب دئے مگر آخری سوال کا جواب ہمین نہ آیا۔

مؤلف

نہ چرچا ہو جس ملک مین علم کا　رئیس و حواشی کی ہے یہ خطا

اور یہی مہارانی صاحبہ کا سوال ہے کہ اس ملک مین جہل اسکی خطا سے ہے اسمین حضور اور ہم لوگ مجرم ٹھہرے ہین اگر علم دینی یہان جاری ہوتا تو پھر کوئی جاہل نرہتا کہ اوسمین اول پڑہنے لکھنے ہی کی نفیحت کی ہے اور حق ہے کہ بے علم کوئی آدمی امور دینی و دنیوی سے آگاہ نہین ہوتا مہارانی جی کمال عاقل ہین اور سب کام کا حکم کتب دینی کے موافق رواج دیا چاہتی ہین مہاراج نے یہ سنکے فرمایا آپ لوگ اسکی فکر نکرین اس سوال کا جواب مسکت مین خود رانی صاحبہ کو دونگا اور وہ یہ ہے کہ ہماری سلطنت چندر روز سے ہے اور جسقدر اب علم کا رواج یہان ہے سابق مین اتنا بھی نتھا اگر عالم ہر جزو کل نے چاہا تو اسکی ترقی روز افزون ہوگی یہ جواب باصواب سنکے سب خوش ہوئے اور مہاراج کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دانائی کا بھی اقرار کیا دوسرے دن مدن مالنی کنیز بلمنشٹر اور
بررج کو کہ وہ دونون عالم تھے موافق حکم مہارانی بدیادہری
کے مکتب مین گئی وہان دیکھا کہ اہل شہر اپنی اپنی چھوٹی
چھوٹی لڑکیون کو پڑہوانے کے لیے لائے ہین اور لاتے
جاتے ہین بدیادہری نے مدن مالنی کو بڑی توقیر سے بٹھا کے
کہا کہ مہارانی جی کی کیا اچھی تدبیر ہے کل تک تو یہ صورت
تھی کہ چند لڑکیان بڑی مشکل و دشواری سے مکتب مین آتی
تھین اور کچھ ایسی تھین کہ چوتھے پانچوین دن شکل دکھاتی
تھین آج دیکھئے اونکے اقبال سے یہ حال ہے کہ ہر جانب سے
لوگ اپنی اپنی لڑکیان آپ ہی پڑہانے کے واسطے لیے آتے ہین
اور اسوقت دو سو سے لڑکیان اس مدرسہ مین موجود ہین اب
ان سبکو مین اکیلی نہین پڑہا سکتی یہ سنکے مدن مالنی نے یہ جواب دیا

مؤلف

مدرس جو صف بند یونسی پڑہا مین | تو خود سیکڑون طفل تعلیم پائین

رفتہ رفتہ یہ سب انتظام ہوجائے گا اب جو لڑکیان پڑہتی ہین
اونکا حال و شمار بیان کرو بدیادہری نے کہا کہ سو لڑکیان
پڑہتی ہین اونکی پچیس پچیس کی چار صفین کر کے دو کو صبح سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوپہر تک پڑہاتی ہون اور دوصفون کو دوپہر سے شام تک
اسکے درمیان قواعد فن شاعری اور لکھنا بھی سکھاتی ہون
مدن مالنی نے لڑکیون کی فہرست طلب کی بدیادہری نے
بقید نام ونشان وعمر فہرست دیدی مدن مالنی نے وہ فہرست
لیکے سب کی درجہ بدرجہ صف بندی کرکے اول درجہ کی
لڑکیون سے سوال علمی کرنا شروع کیا اور جواب معقول پاکی
بہت خوش ہوئی رفتہ رفتہ نئی بھرتی کی لڑکیون کی نوبت آئی
اون سے پوچھا تم کیا پڑہتی ہو سب نے الف بے تا ئی
مدن مالنی نے اون سب کی چار صفین کین اور بدیادہری
کی صلاح سے اول درجہ کی چار لڑکیون کو ایک ایک صف سپرد
کی اور بدیادہری سے کہا کہ جسقدر لڑکیان آتی جائین اسطرح
صفین باندہ کے پہلے درجہ کی لڑکیون کو سپرد کرتی جاؤ جب
سری مہارانی صاحبہ امتحان کو یہان تشریف فرما ہون گی
تو پڑہانے والی لڑکیون کا کچھ مقرر بھی ہوجایگا اسکے بعد مصر
وغیرہ چارون مدرسون کے پنڈت مدن مالنی کو علم مین کامل
سنکے خود اوسکے بلانے کو آئے مدن مالنی نے بدیادہری
سے کہا کہ اب مین رخصت ہوتی ہون آج کے ساتوین دن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہارانی صاحبہ خود یہان تشریف لائین گی اور شہر کے رئیسون
اور شریفون کی بھی عورتین مہارانی صاحبہ کے ہمراہ ہونگی
یہ کہکر اون پنڈتون کے ساتھ شہر مصر کے مدرسہ مین گئی اور
صرف نحو وغیرہ کا وہان امتحان لیا اور لڑکیون کی مدرسی کیطرح
وہان کا بھی بندوبست کیا اسی صورت سے اور مدرسون مین
بھی گئی اور تھوڑا تھوڑا امتحان کرکے مہارانی صاحبہ کی خدمت مین
حاضر ہوئی اور مدرسون کا حال مفصل بیان کیا لڑکیون کی تازہ آمد
سنکے مہارانی صاحبہ از حد مسرور ہوئین اور شب و روز علم کی
ترقی کی فکر مین رہنے لگین ساتوین دن تاریخ معہودہ کو شہر
اوجین مین جو شریف و رئیس تھے اونکی عورتون کی نام لڑکیونکی مدرسہ مین
آنے کے واسطے رقعہ روانہ ہوئے سارے شہر مین دھوم مچ گئی
کہ آج مہارانی لیلاوتی لڑکیون کے مدرسہ مین تشریف لیجائینگی
تھوڑے دن رہے مہارانی صاحبہ مع مدن مالنی وبدیا دھری
کے مدرسہ مین جاکے کرسی زرنگار پر رونق افروز ہوئین اور
اول یہ اشعار نصایح آمیز پڑھے + مؤلف

بحکم بادشاہ دین و دنیا	ہوا یہ مکتب ہستی ہویدا
وہان ظاہر ہوئی ہے جن سے تقصیر	یہان بھیجے گئے وہ پابزنجیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ علم دین کریں سب ملکی حاصل	رہیں پابند امر حق و باطل
تو ہر دم شاد اون سی کبریا ہو	ملے نعمت معاف اونکی خطا ہو
ہون آخر قید ہستی سی سب آزاد	ہون پھر اگلے وطن مین جاکی آباد

یہ سنکے اپنی اپنی جگھہ پر سب سوچنے لگین کہ وہ شاہ کون سا ہی جس نے مدرسہ نبوایا اور وہ گنہگار کون ہین جنکو یہان بھیجا ہی کہ علم تحصیل کرکے قید سے نجات پاوین اون سب عورتومین دہرم دہوج سیٹھ کی زوجہ نے کہ اورون کی نسبت استعداد رکھتی تھی دست بستہ مہارانی صاحبہ سے عرض کی کہ حضور ہم سب لوگون کو اسوقت ایک نئی فکر ہوئی ہے یہ بات کسی کی سمجھہ مین نہین آئی وہ شاہ کون ہی اور گنہگار بند ہوے کون سے ہین جو پڑہنے کو بھیجے گئے ہین مہارانی صاحبہ نی یہ جواب دیا

مؤلف

وہ شہنشاہ جہان ہی لایزال	جان لیتا ہی ہر اک کی دلکا حال
ہر جگھہ پر حاضر و ناظر ہے وہ	اول آخر مخفی و ظاہر ہی وہ
جنکی ثابت ہوگئی جرم و خطا	قید ہستی کی وہ دیتا ہے سزا
اس جگھہ ہے بھیجنے کا یہ سبب	علم دینی کو کرین حاصل وہ سب
پڑھ کے راہ حق ہوئی جسکو پسند	وہ ہوا آزاد مثل دہرم چند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس نے رکھا راہ باطل مین قدم ہوگئی کج فہمی اوسکے حق مین سم
بس وہ مثل لوبھہ چند خیرہ سر ارتھہ چند و نام چند بے ہنر
ہوگا رسوا و ذلیل و خوار وہ پائیگا ہر رنگ سے آزار وہ

بڑے بڑے رئیسون شریفون کی عورتین جو وہان حاضر تھین نیلاوتی کے اس بیان سے دلمین سمجھ گئین کہ جو اوس وطن سے نکل کے اس جہان مین آئے ہین ہمین سب گنہگار ہین مگر یہ نہ سمجھین کہ دہرم چند لوبھہ چند نام چند ارتھہ چند کون تھے اونسے کیا نیکی و بدی سرزد ہوئی اسی خیال سے دہرم دہوج سیٹھہ کی عورت نے بدست بستہ مہارانی سے عرض کی کہ ہم لوگون نے آپکی حسن بیانی سے یہ تو جانا کہ ہمین لوگ گنہگار قیدی ہین مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ دہرم چند وغیرہ کون تھے اور اونسے کیا خوبی و زشتی ظہور مین آئی جسکا عوض پایا مہارانی صاحبہ نے فرمایا کہ آج مجھے بہت کام ہے سب لڑکیون کا امتحان منظور ہے مگر تم جو رغبت سے پوچھتی ہو تو مین مختصر اونکا حال بیان کرتی ہون وہ یہ ہے کہ ایک ملک مین ایک سیٹھہ نامی متمول تھا اوسکی چار بیٹے تھے ارتھہ چند نام چند لوبھہ چند دہرم چند جب اوس نے دار فانی سے سفر جاودانی اختیار کیا اوسکی چارون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹے اوسکی تجہیز و ماتم کے بعد نقد و جنس اندوختہ پدر کی تقسیم کی ارادہ سے اک جا جمع ہوئے جس کمرہ مین وہ مثل اربع عناصر ایکجا تھے وہ انواع و اقسام کے شیشے جھاڑ تصاویر وغیرہ سے آراستہ تھا ناگہان ایک شیشہ مین ایک فرشتہ کی تصویر کا عکس نمودار ہوا اور طرفۃ العین مین وہان کا سب مال و اسباب وغیرہ جل کے خاک سیاہ ہوگیا اور یہ آواز آئی + مؤلف

سنو اے احمقان و اہل غفلت — عطائے حق ہے یہ سب مال و دولت
جو اسکا نفع ہو وہ صرف مین لاؤ — کہ آخر کو پشیمان ہو نہ پچھتاؤ
نہ لاؤ خرچ مین خود اصل زر کو — بطیب خاطر اوسکی راہ مین دو
اسی سے نیکی و نام آوری ہے — بہر صورت اسی سے بہتری ہے
نہو اس بادۂ دولت سے بیہوش — کہ مالک کو کرو مطلق فراموش
ابھی سامان یہان کا تھا تابناک — ہوا چشم زدن مین جل کے سب خاک
نہین رہتی کسی کے پاس حشمت — ذرا دیکھو یہ ہے انجام دولت
نہایت دور سے آیا یہان پہ — سنو میری نصیحت دل لگا کر
بھلاؤگے اگر میری نصیحت — اٹھاؤگے بہت تکلیف و زحمت

یہ کہکر وہ عکس نظرون سے غائب ہوگیا اور وہ اسباب جیسا تھا ویسا ہوگیا اوسوقت ایک طرفہ عکس کا نظر آنا اوس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسکا کلمات نصیحت سنانا اور اوس جلے ہوئے مال و اسباب
کا پھر اپنی ہیئت اصلی پر آجانا چارون بھائیون کی تعجب و تحیر کا
باعث ہوا مگر کچھ راہ پر نہ آئے چند روز بعد اوس نصیحت کو بھول
گئے چارون نے مال پدر تقسیم کر لیا اور اپنے اپنے حصّہ پر
قبضہ کیا پھر ایک بار وہ چارون جب اتفاق اوسی کمرہ مین یکجا
تھے کہ اوسی عکس نے اوسی طرح اوسی شیشے سے نمودار
ہوکے یہ کہا

مؤلف

ہوئی ایسے نشے دولت سے مدہوش — نصیحت کی مری کتنی فراموش
نہ راہ حق مین اک حبہ اوٹھایا — نہ کوئی کار نیک اتبک بن آیا
جو گذرا خیر اوسکا غم نہ کھاؤ — کجی سے راستی پر اب بھی آؤ
ابھی ہے خیر کچھ خیرات کر لو — جو آئین مستحق اونکی خبر لو
جو غفلت مین یکایک آگئی موت — تو سب عزم و ارادے ہوگئے فوت
نہ جائیگا یہ مال وسیم و زر ساتھ — بجز افسوس آئیگا نہ کچھ ہاتھ

یہ سنکے دہرم چند کی خواب غفلت سے آنکھین کھل گئین اوسیدن
سے اپنے مال کو اندھون لولون لنگڑون محتاجون کو دینے لگا
اور اون تینون بھائیون پر جیسا چاہیے اوس نصیحت کا اثر
نہوا لوبھ چند تو تھیلیان کھول کے دن بھر روپیہ گنتا تھا اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگون کو سودی دیتا تھا اوسکی نیت مین یہ تھا کہ روپیونکو
دونے چوگنے کر کے یکبارگی راہ حق مین دونگا اور ارتھ چند
کو یہ خیال ہوا کہ اندھے محتاج مساکین کو اپنا مال وزر دون
اور اون سے کچھہ کام بھی لون اس نظر سے اوس نے ایک
بڑے مکان عظیم الشان کی نیو ڈالی اور اوسمین ہزارون
آدمی لگادئے کہ دو طرح کا کام بن جائیگا یعنی محتاج بھی روپئے
پائین گے اور مکان بھی تیار ہو جائیگا اوسی مکان مین سب
روپیہ صرف کیا اور نام چند یہ سوچا کہ چپکے چپکے روپیہ باٹنے مین
کچھہ نام بھی نہوگا اس سے یہ بہتر ہے کہ ایک تاریخ مقرر کر کے
نقارہ بجوادون کہ غربا و مساکین فلان تاریخ فلان روز آئین
اور ہر ایک توڑے پر اپنا نام لکھوا کے اور مہر ثبت کر کے انکو
دو ن آخر یہی کیا کہ منادی پھروا کے سب روپے اشرفیونکی
تھیلیان تقسیم کرا دین مگر اوس انبوہ مین بہت بیچاری لولون
اندھون محتاجون نے ایک حبہ بھی نپایا موٹے تازے تھدے
زبردست سب روپیہ لے بھاگے وہ سارا مال ضایع ہوا
مستحق یعنی کم زور و مفلس بیچارے محروم رہ گئے غرض کہ
ارتھہ چند اور نام چند نے تو اپنے اپنے مطالب او رنام کیلیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سارا مال کھو دیا اور لوبھ چند نے سو دہی دیکے اپنا مال دونا چوگنا کیا نہ آپ کھایا نہ مساکین کو کھلایا ان سب کے خلاف دھرم چند نے خاموشی رمخفی اپنا مال محتاجین و بندت یا کو دیا اور یہ اپنا طریقہ اختیار کیا کہ خود بھوکھا رہ جاتا مگر بھوکھون کو سیر کرتا جب چارون کی موت قریب آئی تو پہلے لوبھ چند کو ملک الموت کی صورت دکھائی دی جب لوبھ چند کو اپنی طلب معلوم ہوئی ہاتھ باندھ کے ملک الموت سے کہا کہ اگر ذرا صبر کرو ایک دن کی بھی مہلت دو تو مین نے بہت مال جمع کیا ہے راہ حق مین صرف کر دون ملک الموت نے جھڑکی دیکے کہا

مولف

ارے ممسک لئیم ناخردمند	تجھے معلوم تھا یہ حال ہرچند
کہ جس ساعت طلب ہوگی وہان سے	چلا جاؤن گا بے مہلت یہان سے
اگر بالفرض وہی قارون کی دولت	نہین ممکن ہے دم لینے کی مہلت
تکی خیرات کی کچھہ فکر پہلے	نہ آیا یہ زبان پر ذکر پہلے
اگر ہوتا یہ تیرا مال بالکل	نکر تاخیر مین ہرگز تامل
روان ہو اب میری ہمراہ اوٹھکر	وگرنہ گرز ہے میرا تبراسر
بس اب تو یہ تیری بیفائدہ ہے	تیری خاطر وہ وہ فرخ کھلا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کہکے اوس نے اپنا کام کیا اسی طرح ارتھ چند اور نام چند
کے پاس بھی ملک الموت نے آکے کہا کہ اب مالک نے
طلب فرمایا ہے جلد چلو انہون نے بڑی خوشی سے کہا کہ
ہم نے راہ حق مین اپنی دولت لٹائی ہے وہان سب
ہمارا مال و زر جمع ہوگا ہم چلنے کو راضی ہین اوس نے یہ جواب دیا

مؤلف

ہوے تم مال دنیا پاکے مغرور — طریق خیر و خوبی سے رہے دور
نہ تم نے کار عقبے کا کیا کچھ — نہ ہرگز مستحقون کو دیا کچھ
عبث اوس مال و دولت کو گنوایا — اوسے کھوکی تحسین کیا ہاتھ آیا
وہی پاؤگے جو تم نے دیا ہی — ملے گا اوسکا بدلا جو کیا ہے
غضب ہے مستحقون کو نہ دینا — وہان چلکے تماشا دیکھہ لینا

یہ کہکے اون دونون کا بھی کام تمام کیا اوسکے بعد دھرم چند
پاس جو غریبون مسکینون کا آٹھہ پہر خبر گیران رہتا تھا اونکی لیے
اچھے مکان نفیس کھانے عمدہ پوشاکین مہیا رکھتا تھا اور خود
بعض اوقات بھوکھا رہتا تھا میلے کپڑون سے ایک جھونپڑی مین
بسر کرتا تھا ملک الموت عمدہ پوشاک سے تشریف لائے
اوسکے جھونپڑے مین انواع اقسام کی خوشبو ہر جانب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے آنے لگی دھرم چند دل مین نہایت خوش ہوا ملک الموت

نے دھرم چند سے کہا ✦ مولف

چلو اب اس جہان سے خرم و شاد
کیا ہے حق تعالی نے تمہین یاد

زہے خوبی تقدیر و خوشا بخت
سواری کے لیے لایا ہوں مین تخت

غلامان و کنیز حور پیکر
نہ ماہ و مہر ہو جنکے برابر

وہان حاضر ہین یہ سب بہر خدمت
سکونت کے لیے ہی باغ جنت

وہان ہے عطر و میوہ ہر طرحکا
ہین ہر اقسام کے کھانے مہیا

وہان ہین عیش کے سامان بالکل
نہین چلنے مین لازم اب تامل

اوٹھا فی الفور یہ سنکے دھرم چند
گیا وہ سوے جنت شاد و خرسند

مہارانی لیلاوتی نے یہ حکایت تمام کرکے زن سلیقہ سے کہا کہ اون چارون بھائیون کا یہ انجام ہوا غور کرنا چاہیے کہ یہ سرای فانی جنس کامل و ناقص کا بازار ہے اور خریدار کو اختیار ہے چاہے جنس ناقص خریدا کرے خواہ کامل اسوقت صرف تمہاری خاطر و پاسداری سے بکمال کم فرصتی و عجلت دھرم چند وغیرہ کی حکایت بیان کی یقین ہے کہ حاضرین و سامعین کی دل مین اس ذکر نے تاثیر کی ہوگی اور تحصیل علم کی جانب رغبت ہوئی ہوگی کہ علم ہی سے ایسے امور معلوم ہو سکتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زن سیٹھ نے آبدیدہ ہوکے دست بستہ مہارانی لیلاوتی
سے کہا کہ لونڈی نے اپنی عمر و دولت بیفایدہ کہوئی کوئی دم
اور کوئی درم موافق حکم حق صرف نہین ہوا اس سبب سے
عاجزہ کی یہ عرض منظور ہو کہ مدرسہ کا کُل خرچ لونڈی کے
ذمہ کیا جاے اور جب حضور بطور امتحان یہان تشریف
لائین لونڈی کو بھی یاد فرمائین مہارانی نے یہ جواب دیا کہ تمہاری
عرض قبول ہے مگر ابھی تمسے مدرسہ کا چہارم خرچ لیا جاے گا
آئندہ اگر تمہین منظور ہوگا تو نصف خرچ دینا اور اگر تمکو گران
گذرے گا تو جو کچھہ تمہارا خرچ ہوگا واپس کردیا جائیگا یہ سنکے
اور رئیسونکی عورتون نے بھی ایسا ہی ارادہ کیا مگر مہارانی صاحبہ
نے منظور نہ فرمایا کہا تم اور لوگون کو علم کی رغبت دلاؤ
یہی تمہارا دینا ہے اسکے بعد مہارانی صاحبہ نے بدیادہری
سے یہ سوال کیا کہ علم دینی کے حصول کیواسطے کون کون سے
علم آپ پڑہاتی ہین بدیادہری نے جواب دیا صرف نحو منطق
معانی بیان —

سوال صرف نحو کی تحصیل سے کیا فائدہ ہے —

جواب - اس علم سے اعراب والفاظ کا صحیح پڑہنا آتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوال - منطق سے کیا حاصل ہے -

جواب - اس علم سے عقل مین تیزی ہوتی ہے اور جملہ اشیا کا وجود مفہوم ہوتا ہے -

سوال - معنی و بیان سے کیا مطلب نکلتا ہے -

جواب - اس سے نظم و نثر کی خوبی و فصاحت معلوم ہوتی ہے جو شخص ان جملہ علوم مین بخوبی مہارت پیدا کرے گا علم دینی پڑہنے کے لائق تصور کیا جائیگا مہارانی صاحبہ نے یہ سنکے بکمال مسرت فرمایا کہ آپ کا بیان سب صحیح ہے آپ لڑکیون کی فہرست لائیے تو معلوم ہو کہ کسقدر لڑکیان یہان ہین اور کیا کیا پڑھتی ہین بدیادھری نے فہرست پیش کی مہارانی نے صف اول کی لڑکیون کو طلب فرما کے بطور امتحان یہ سوال کیا کہ جہان مین سب سے زیادہ کون سی نعمت عمدہ ہے اونمین سے ایک نے پیش قدمی کر کے یہ عرض کی

مؤلف

ہی دنیا مین ہر اک نعمت سے بہتر	جو ہو انسان کا جامہ میسر
زیادہ اس سے باعث فخر کیا ہو	جو کوئی علم بھی حاصل ہو اسکو
اگر عالم بھی ہو تو ہے یہ دشوار	کہ فن شاعری سے ہو خبردار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو خوش کوئی بھی ہوا وسکو بیسہ	جہان مین کون ہوا وسکے برابر

اوس لڑکی سے یہ جواب پسندیدہ سنکے مہارانی صاحبہ بہت خوش ہوئین اسکے بعد جو جو علم وہ پڑہتی تھین اون مین امتحان کیا اور ہر سوال کا جواب معقول پاکے زبان تحسین و آفرین کھولی اخیر لڑکی سے پوچھا کہ فقرہ کسے کہتے ہین اوس نے یہ جواب دیا

مؤلف

جو چند الفاظ بامعنی ہون اکجا	تناسب ہو عیان اک دوسرے کا
ظہور مدعا ہوا ون سے دلخواہ	کہ سامع خوب مطلب سے ہو آگاہ
ہے جیسی نظم مین مصراع تنہا	ہے یون ہی نثر مین فقرہ ہر اکجا

اسی طرح سب لڑکیون نے اپنی اپنی استعداد کے موافق مہارانی صاحبہ کے سوالون کے جواب دیے اسکے بعد الف بے پڑہنے والی لڑکیون کی طرف متوجہ ہوئین اور اونکی نسبت کلمات مناسب کہکے جن لڑکیون کو مدرس مقرر کیا تھا اون چارون کی اوقات بسیری کے موافق روزینہ مقرر کر دیا اتنے مین کہ توال نے آکے آداب بجا لاکے یہ عرض کی کہ جو لوگ بموجب حکم حضور بجرم جہالت روزینہ جرمانہ دیتے ہین سب حاضر ہین مہارانی صاحبہ نے کوتوال سے پوچھا کہ اونمین سے کوئی بھی تحصیل علم کی طرف راغب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا ہے یا نہین کو توال نے جواب دیا کہ جو محتاج ہین اور
ہر روز کا جرمانہ دینے کی طاقت نہین رکھتے ہین وہ حرف بھی
بخوبی پڑھ گئے ہین اور مالدار اوسی طرح ہین کسی کو ایک حرف
بھی یاد نہین یہ سنکے مہارانی صاحبہ نے اونکو سامنے بلا کے
دریافت فرمایا حقیقت مین جیسا کو توال نے بیان کیا ویسا ہی
ظہور مین آیا کہ مفلس حرف شناس پائے گئے اور زردار دولتمند
کچھہ نہ جانتے تھے منہ دیکھا کئے مہارانی صاحبہ نے اون لوگون
کی یہ حالت ملاحظہ فرما کے محتاجون کو امیدوار کیا اور تونگرون
کے لیے یہ سزا تجویز کی کہ ہر محلے کا چوکیدار اپنی اپنی چھکی پر
اون لوگون کو دو گھنٹے کامل ٹھلایا کرے اور چار چار حرف
ہر روز سکھاوے اور جو اس حکم سے انحراف و روگردانی کرے
وہ ایک مہینے تک قیدخانہ مین رہے ایسی سزا اسکے سب کے
کان کھل گئے اور تھوڑے زمانہ مین حروف تہجی سب نے یاد کر لیے
اس کوشش و جہد سے مہاراج بھوج اور مہارانی لیلاوتی
نے رفتہ رفتہ شہر اوجین مین کوئی مطلق جاہل نرہنے دیا
اور ناموری حاصل کی فقط

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

این چہ تاریخ مبارک تقریظ

اوس شہنشاہ کی ستایش کہ یہ مدعا ہے جسکا در گنجینہ مرحمت روز
شب وا ہی اوسکا حاجب بارگاہ سائل کو نہین روکتا اور اوسکا
دربان درگاہ حاجتمند کو نہین ٹوکتا جسکا جی چاہے آئے اور جو
مطلوب ہو لیجائے اوسکا خوان سالار کرم ہر دم مائدہ نعمت
گوناگون مہمان خانہ عاطفت مین لاتا ہے اور وظیفہ خوار ونکی
کام خاطر کو اوسکی حلاوت پہنچاتا ہے کس مستمند نے دست حاجت
اوسکے باب جود کی طرف بڑہایا کہ تہیدست و محروم پہر آیا اور کون
سے نیازمند نے اوسکے آستان خداوندی پہ سر جہکایا کہ اپنی
مرآت تمنا کو جلوہ گاہ تمثال عطاے کامل نہ پایا ** ؎

دست حاجت چو بری پیش خداوندی بر	کہ کریم است و رحیم است و غفور است و ودود
کرمش نامتناہی نعمش بے پایان	ہیچ خواہندہ ازین در نرود بی مقصود

بعد حمد خالق و نعت بہترین خلائق بندہ گنہگار گسیج بچولال فصیح
بخدمت زباندانان معانی نژاد و بیداردلان قدسی نہاد ملتمس
ہے کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین شاعر رنگین مقال نازک خیال
فروغ دیدہ فصاحت و بلاغت عالی طبیعت لالہ نند کشور لال
فروغ متوطن بلدہ دار السرور بلرام پور شاگرد رشید جناب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

والاخطاب وحید عصر فرید دہر شاعر بے بدل ناظم ضرب المثل شیرین سخن تازگی بخش مضامین نو و کہن مسندنشین چار بالش خوش کلامی استاذی سید آقاحسن عرف میرن صاحب نامی مصاحب خاص تمغا یافتہ سرکار جناب معلی القاب آنریبل سر مہاراجہ صاحب بہادر کے سی ایس آئی تخلص راجہ والی بلرام پور و تلسی پور وغیرہ دام اقبالہ نے کہ راقم آثم کے پیربھائی اور برادر قومی و وطنی ہین بھوج پربندسار کا ترجمہ زبان اردو مین نثر کا نظم کیا حق تو یہ ہے کہ حق مقام ادا کر دیا بہت سون جگر کھایا تھوڑے زمانے مین کار نمایان کر دکھایا سبحان اللہ کیا پاکیزہ کلام ہے مطبوع طبائع خاص و عام ہے بندش خوب مضامین مرغوب عبارت دل آویز ہر فقرہ نصیحت آمیز کوئی نقطہ نکتہ سے خالی نہین سب راست ہے مضمون خیالی نہین ہر صفحہ غیرت گلستان ہے ہر سطر رشک جادہ کہکشان ہے ہر بیت روکش بیت ابروے معشوقان طناز ہر دائرہ مہر درخشان کا انباز شائقین کی نظرون مین مانند ماہ عید ہے یہ رسالہ لاجواب لائق دید وشنید ہے جو کچھ اسکی صفت لکھی جائے بجا و زیبا ہے دریا کو کوزے مین بند کیا ہے گلشن فیض اسکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تاریخی نام ہے یادگار زمانہ یہ کلام ہے اس نابلد کو جو نکتہ رانی کو
اسکی ہر فقرہ و ہر مصرع نے بیتاب کر دیا ایک قطعہ تاریخ مشتمل
سال ہجری و عیسوی و سمبت و فصلی کہ ذیل مین مرقوم ہے عجالتہً
موزون کیا خدا اس کتاب کو مقبول خاطر دریا مقاطر بندگان
حضور لامع النور غریب پرور فیض گستر قدردان اہل علم و ہنر
جناب مستطاب ڈائرکٹر کالن ای آر بروننگ صاحب بہادر ایم اے
مدارس اودہ فرماے اور اسکا صلہ مؤلف کو سرکار ممدوح سے
جنکی نذر کے لیے یہ محنت جانکاہ گوارا کی ہے حسب دلخواہ ملوے

آمین رب العالمین +

قطعۂ تاریخ

قصۂ لاجواب ختم ہوا	کیا ہی مرغوب و دلپسند کتاب
۱۲۹۰ھ	۱۸۷۳ع
ہے یہ تاریخ تم فصیح لکھو	خوب ازبس ہے سودمند کتاب
۱۹۳۰ س	۱۲۸۰ فصلی

قطعۂ تاریخ کتاب از مؤلف

ہو چکی طیار جس دم یہ کتاب	دلپذیر خاطر برنا و پیر
لکھدیا یہ بہر سمبت ای فروغ	ہے یہ الحق بیمثال و بے نظیر
	۱۹۳۰ س

ایضاً

دید چون این مخزن فضل و کمال	گشت حاسد سخت غمگین و خجل
گفت ہاتف بہر سال عیسوی	شد مرتب نسخۂ مقبول دل ۱۸۷۳ء

ایضاً

ہوگیا طیار قصہ جب یہ راجہ بھوج کا	لاجواب و دلفریب و دلربا و دلپسند
دفعۃً ہاتف پکارا بہر تاریخ ای فروغ	واہ ہی کیا یہ فسانہ مخزن اندرز و پند ۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد و مترشحہ خامہ جادو نگار سحر کردار برگزیدۂ خاندان مصطفوی نقاوۂ دودمان مرتضوی محسود خوش نویسان نو و کہن جناب سید آقا حسن نامی مصاحب خاص تمغا یافتہ مہاراجہ صاحب بہادر والی بلرام پور استاد مؤلف +

قطعہ تاریخ

ہے یہ نامی لمعۂ طبع فروغ	کیون نہ پھیلے روشنی نزدیک و دور
اسکی یہ بیساختہ تاریخ ہے	ہے یہ مفتاح در خرم و سرور ۱۲۹۰ھ

ایضاً

مرتب ہو چکا جب گلشن فیض	با فضال خدای ارض و افلاک
کہی نامی نے تاریخ مسیحی	فروغ شمع بزم اہل املاک ۱۸۷۳ء

قطعۂ تاریخ طبع زاد سید محمد عسکری صاحب عرف

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیر نواب تخلص یوسف ملازم سرکار بلرام پور شاگرد جناب میرن صاحب نامی

ہوا جب ختم یہ نادر صحیفہ	ضیای کوکب اوج ریاست
کہا یوسف نے بہر عیسوی سال	فروغ دیدہ ملک حکومت ۱۸۷۳ء

قطعہ تاریخ المعی دوران لوذعی زبان مولوی اوحد الدین احمد خانصاحب تخلص شیفتہ مدرس فارسی مدرسہ بلرام پور

فروغ خوش بیان شیوہ زبان بے مثل شاعر نے
لکھا قصہ کو راجہ بھوج کے الفاظ دلجو مین +
لکھی تاریخ فصلی شیفتہ نے اوسکی خوش ہو کے
کہا ہندی کا قصہ واہ واکیا خوب اردو مین
۱۲۸۰ ف

ایضاً

فروغ شاعر شعلہ زبان نے اسے سخن سنجو
لکھی کیا خوب راجہ بھوج کی دیکھو حکایت ہی
بدیھہ عیسوی تاریخ لکھہ اے شیفتہ اسکی
کہ لکھی خوب ہے یار و کتاب پند و حکمت ہے ۱۸۷۳ء

قطعہ تاریخ طبع زاد لالہ راج بہادر متخلص بہادر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدرس اردو اسکول بلرام پور شاگرد جناب میرن صاحب نامی

کیوں نہوں فیض یاب خرد و کلاں — گلشن فیض یہ فسانہ ہے
کرہا وررقم سن فصلی — معدن فیض یہ فسانہ ہے ۱۳۱۲ف

تاریخ طبع از میر علی حسین صاحب تخلص محب متوطن بلرام پور شاگرد جناب میرن صاحب

جس نے دیکھا اسے یہی بولا — گلشن فیض ہے یہ فیض آگین
کہہ محب تو یہ سن فصلی — خوب کیا ہے رسالۂ رنگین ۱۳۱۰ف

تاریخ طبع از محمد عتیق صاحب تخلص عتیق خوشنویس شاخ جنگ بہادری انجمن گونڈہ شاگرد جناب میرن صاحب نامی

فروغ شاعر خوش گو کی طبع رنگیں ہے — نظیر صحن گلستان بنا ہر اک ورق
برای سال مسیحی عتیق نے یہ کہا — فروغ مردمک دیدہای عالم حق ۱۸۷۳ع

قطعہ تاریخ حبیب الرحمان خان تخلص حبیب شاگرد جناب میرن صاحب نامی

اس رسالہ سے او حبیب مجھے — ہوا ثابت کمال فکر فروغ
اسکی ہی طرفہ عیسوی تاریخ — ہے یہ سامع نہال فکر فروغ ۱۹

قطعہ تاریخ منشی ہنومان پرشاد تخلص سائل ملازم سرکار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاگرد جناب میرن صاحب نامی

ہونہ کیونکر یہ رسالہ فیض بخش
گلشن فیض اسکا تاریخی ہی نام

اسکی یہ تاریخ سائل نے کہی
دلفریب و دلپسند خاص و عام
۱۲۹۰ھ

ایضاً

زہی طرفہ سائل کلام فروغ
ندید این چنین چشم چرخ کہن

پئے سال فصلی چو کردیم فکر
چہ خوش گفت ہاتف کہ شیرین سخن
۱۲۹۰ف

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب مولوی محمد رفیق صاحب تخلص رفیق شاگرد جناب میرن صاحب نامی ملازم مہاراجہ صاحب بہادر

ہے یہ تالیف فروغ باکمال
لائق مدح و ثنا بے قال و قیل

اسکی ہے تاریخ طرفہ اے رفیق
دلکش و فرحت نما و لاعدیل
۱۲۹۰ھ

ماہ جنوری سنہ ۷۴ع مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھپا

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Catalogue
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar